www.KitaboSunnat.com

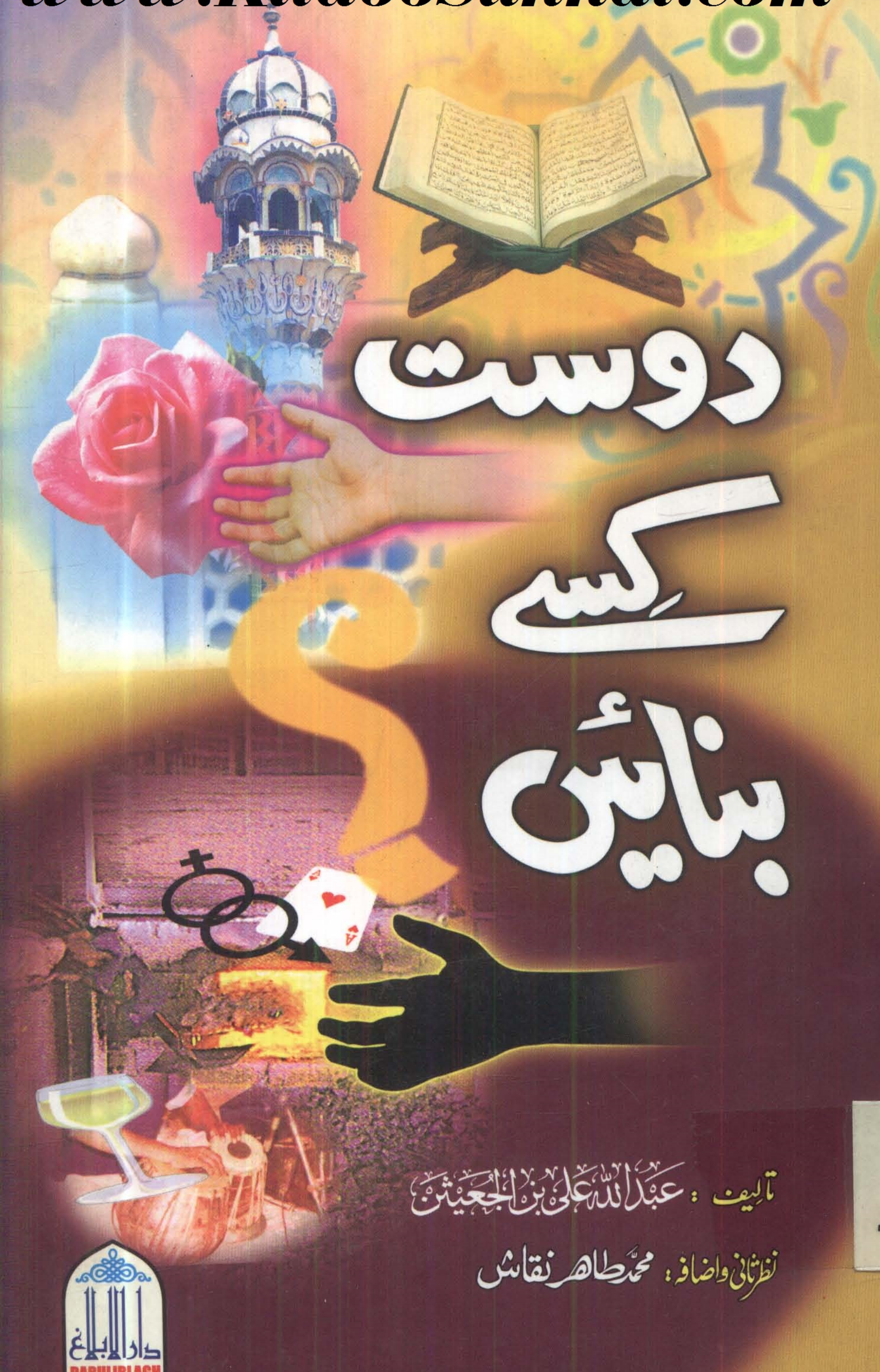

دوست کسے بنائیں؟

تالیف : عبداللہ علی بن الجعیثن

نظرثانی و اضافہ : محمد طاہر نقاش

دارالابلاغ
DARULIBLAGH

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشر و اشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشر و اشاعت، کتب کی خرید و فروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوست کسے بنائیں؟

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

281

DARULIBLAGH

کتاب وسنت کی اشاعت کا مثالی ادارہ

جملہ حقوق اشاعت برائے دارُالابلاغ محفوظ ہیں

نام کتاب .... دوست کیسے بنائیں؟

تالیف .... عبداللہ علی بن الجعیثن

مترجم .... ابو عثمان نجیب احمد سلیم

اعداد و اضافہ .... محمد طاہر نقاش

اشاعت اوّل .... نومبر 2002ء

تعداد .... ایک ہزار

قیمت .... 40 روپے

دارالابلاغ کی جملہ کتب پاکستان بھر میں جماعت الدعوۃ کے مراکز کتب، دارالسلام کے شوروم، الکریمیہ اور دارالھدیٰ کی کیسٹ لائبریریوں سلفی کتب خانوں سے طلب فرمائیں۔ [illegible] نعمانی کتب خانہ، اسلامی اکیڈمی، فیض اللہ اکیڈمی، دارالفرقان، مکتبہ سلفیہ اردو بازار لاہور۔
فیصل آباد: مکتبہ اسلامیہ، دارارقم، بھوانہ بازار فیصل آباد۔ پشاور: معراج کتب خانہ قصہ خوانی بازار پشاور۔ کراچی: مکتبہ نور حرم گلشن اقبال،
[illegible] ..... سے بھی طلب فرمائیں۔

ناشر: دارالابلاغ پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز لاہور پاکستان

12962

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والمؤمنون والمؤمنات بعضهم اولیاء بعض (الآیۃ)

دوست کیسے بنائیں؟

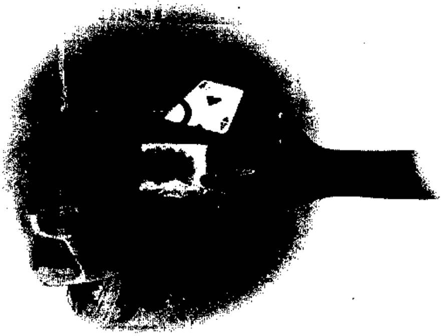

تالیف: عبداللہ علی بن الجعیثن   مترجم: ابوعثمان حبیب احمد سلیم

نظرثانی و اضافہ: محمد طاہر نقاش

دار الابلاغ پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز لاہور پاکستان

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

مقدمہ

دوستی کا پاکیزہ رشتہ

- عقیدہ الولاء 9
- عقیدہ البراء 9
- سیدنا مصعب بن عمیرؓ الولاء والبراء کی شاندار مثال قائم کرتے ہیں 10
- موجودہ دور میں ہمارے دوستی و دشمنی کے معیار کیا بن چکے ہیں 11
- عقیدہ البراء کا عملی اظہار قتال فی سبیل اللہ ہے 12
- اللہ کی خاطر باہم محبت کرنے والوں کی قیامت کے دن عزت افزائی اور شان .. 13
- حرف مؤلف 15

باب اول

اچھے اور برے دوست کی پہچان

- روز قیامت انسان کی حسرت "کاش! میں فلاں کو دوست نہ بناتا 18
- قیامت کے دن برے دوست ایک دوسرے کے دشمن بن جائیں گے 19
- اچھے اور برے دوست کی مثال زبانِ نبوت سے 20
- اچھے دوست کے فائدے اور برے دوست کے نقصانات 21

باب دوم

نیک لوگوں کی صحبت و محبت کے نتائج و ثمرات

- نیک لوگوں کی ہم نشینی کی برکات 24
- آدمی اپنے ہم نشیں کی اقتداء و پیروی لازمی کرتا ہے 26

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- ایک انسان اپنے اقوال و افعال سے اپنے دوست کی پہچان کرواتا ہے..... 27
- انسان اپنے دوستوں سے پہچانا جاتا ہے............................ 28
- اچھا دوست اپنے دوست کے عیب اور کمزوریوں کی نشاندہی کرتا ہے...... 31
- اچھا دوست تیرے لیے آئینہ ہے................................ 32
- نیک دوست دو وجوہات کی بنا پر دوسرے کے لیے نفع مند ثابت ہوتا ہے.. 33
- بہترین لوگ کون ہیں؟.. 34
- صرف اللہ کی رضاء کی خاطر باہم محبت کرنے والوں کا درجہ و فضیلت...... 40

باب سوم

اللہ کے لیے محبت کے ثمرات و فضائل

- وہ جن پر اللہ کی محبت واجب ہو چکی ہے............................ 46
- اللہ تعالیٰ کا محبوب کون ہے؟.................................. 47
- اللہ تعالیٰ کے عرش کا سایہ حاصل کرنے والے........................ 47
- اللہ کے لیے محبت تکمیل ایمان کی نشانی............................ 48
- حلاوتِ ایمان پانے کا نسخہ...................................... 48
- آدمی جن سے محبت کرے گا روزِ قیامت انہی کے ساتھ ہو گا............ 49
- اللہ کریم کن کی عزت کرتا ہے؟.................................. 50
- نورانی منبروں کے مالک.. 50

باب چہارم

برے ہم نشیں (دوست) کے نقصانات

- برا دوست تیرے صحیح اعتقادات میں شک پیدا کر دے گا.............. 52
- برا دوست اپنے ہم نشیں کو بھی حرام کاری کی دعوت دیتا ہے............ 53
- برا دوست بنا کر آدمی اس کی عادات اخلاق اور اعمالِ بد کو اپنا لیتا ہے...... 53

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- برے دوست کے دیکھنے سے شیطان یاد آتا ہے اور وہ.......... 55
- برا دوست مزید اپنے بد کردار دوستوں کو بھی آپ سے منتقی کر دیتا ہے.... 55
- برا دوست تیرے گناہ اور تیری غلطیوں کو کارنامے بنا دے گا.......... 56
- برا دوست مطلب نکلنے تک ساتھ رہتا ہے.......................... 57
- برے دوست کے ساتھ رہنے سے لوگ تجھے بھی برا سمجھیں گے........ 60

باب پنجم

ہم نشیں (دوست) کا انتخاب اور چناؤ

- صرف نیک و مؤمن افراد کو اپنا دوست بنائیں...................... 62
- بد کردار کے ساتھ نہ چل' وہ تجھے بھی بد کردار بنا دے گا............ 63
- اس کو دوست بناؤ کہ جسے دیکھ کر تمہیں اللہ یاد آ جائے.............. 64
- اگر دنیا میں نیک دوست نہ ہوتے تو میں زمین کی پشت کی بجائے اس کے پیٹ کو زیادہ محبوب سمجھتا.................................. 64
- نیک دوست ایک بہترین خزانہ ہے.............................. 65
- تمام لوگوں سے زیادہ عاجز کون ہے؟.......................... 65
- پتھروں کو منتقل کرنا فاجر دوست کے ساتھ کھجور کا حلوہ کھانے سے بہتر ہے. 65
- صاحب امانت و تقویٰ سے دوستی لگاؤ.......................... 66
- برے دوست سے بچو اور اس کی تمام تدبیریں خاک میں ملا دو.......... 67
- سکوں کی طرح لوگوں کی خوب چھان پھٹک کر لے اور پھر دوست بنا...... 67
- خاتمۃ الکتاب.. 70

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ

دوستی کا پاکیزہ رشتہ

اور عقیدہ الولاء والبراء

انسان جب معاشرے میں رہتا ہے تو زندگی گزارنے کے لئے اس کو باہمی طور پر دوستی اور اخوت کے رشتے قائم کرنے پڑتے ہیں' جو کہ حقیقت میں اس میں ودیعت کئے گئے فطری جذبے کے تحت ہوتے ہیں۔ اس دوستی کے کچھ اصول و ضوابط و قاعدے قوانین اسلام نے مقرر کئے ہیں' جن پر چل کر دوستی کے پاکیزہ رشتہ کو پروان چڑھایا جا سکتا ہے۔ ایک مسلمان کا تعلق اپنے دوست اور بھائیوں کے ساتھ کس طرح کا ہونا چاہیئے اس کے متعلق اللہ احکم الحاکمین اور رحمۃ للعالمین کے دلنشیں فرامین ہماری بہترین رہنمائی کرتے ہیں۔ عورتوں کو اپنی سہیلیوں اور مردوں کو اپنے دوستوں سے کن مقاصد کے تحت کس طرح تعلق قائم کرنا چاہیئے کہ جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو مطلوب و مقصود ہے' اس سے آگاہی ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے۔

دوستی ایسا پاکیزہ رشتہ اور تعلق ہے کہ اللہ رب العزت نے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے کچھ ضابطے مقرر کئے ہیں۔ کچھ قوانین اصول و ضوابط کا انسان کو پابند بنایا ہے۔ دوستی اگر کسی سے کرنی ہے تو وہ بھی اللہ کی رضا کی خاطر کہ اس شخص سے دوستی کرنے سے میرا اللہ راضی ہو جائے گا۔ اسی طرح اگر کسی سے نفرت روا رکھی جائے تو وہ بھی اس جذبہ کے تحت کہ اس سے میرا مولا کریم خوش ہو جائے گا۔ کسی کو دوستی کے قابل سمجھنے کا معیار یہ ہو گا کہ وہ کس قدر نیک' پرہیزگار اور متقی ہے۔ اسی طرح اگر کسی سے نفرت ہو گی تو وہ بھی صرف اس جذبہ کے تحت کہ یہ شخص اللہ اور رسول کا

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نافرمان ہے' باغی ہے' برا ہے' بدکار ہے لہٰذا ایسے لوگوں سے دور رہنا ہی میرے مالک و خالق کو پسند ہے۔ اگرچہ اس سے ملنے کی بنا پر مجھے کچھ دنیاوی فائدہ ہو سکتا ہے لیکن اپنے مالک کی رضا کی خاطر ان دنیاوی مفادات کو قربان کرتا ہوں اور اس فرد سے نفرت کرتے ہوئے دور رہتا ہوں کہ کہیں اپنے باغی سے دوستی کرنے کے جرم میں مجھ سے میرا خالق ناراض نہ ہو جائے۔

اسی بات کی نشاندھی اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں یوں کی ہے:

﴿ وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ﴾ (توبہ: ۹/ ۷۱)

"اور مؤمن مرد اور مؤمن عورتیں آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں۔"

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ آمَنُوْا ﴾ (مائدہ: ۵/۵۵)

"تمہارے دوست تو صرف اور صرف اللہ اور اس کا رسول اور ایماندار لوگ ہی ہیں۔"

مؤمن کے پیش نظر دوستی کے لئے مفادات معیار نہیں ہوتے' نہ ہی دولت و سرمایہ' ہوتا ہے' کہ اگر صاحب رتبہ' صاحبِ جاہ و حشمت' صاحبِ عہدہ' افسر و حاکم ہو' مالدار ہو' امیر ہو' ملوں فیکٹریوں کارخانوں کا مالک ہو' تو پھر وہ اس کو دوستی کے قابل سمجھتا ہے ورنہ نہیں۔ یعنی اگر کمزور طبقے کا فرد ہے' غریب و مفلس ہے تو وہ اس کو اپنی دوستی کے قابل نہیں سمجھتا' ایسا ہرگز نہیں۔ اس کے نزدیک دوستی و دشمنی کا معیار صرف اور صرف اللہ کی خوشنودی و رضا کا حصول ہوتا ہے۔ اسی بنا پر وہ ایسے لوگوں سے نفرت کرتا ہے اور ان سے دور رہتا ہے کہ جن سے دوستی کرنا اللہ کریم کو پسند نہیں۔

قرآن میں ایسے لوگوں کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَاءَ ﴾

"اے ایمان والو! میرے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کو اپنا دوست نہ بناؤ۔"

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک مقام پر یہودیوں اور عیسائیوں سے دوستی کرنے سے منع کرتے ہوئے فرمایا:

﴿ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى اَوْلِيَآءَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ وَ مَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَاِنَّهُ مِنْهُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴾

(المائدہ: ۵/۵۷)

"اے ایمان والو! یہود و نصاریٰ کو اپنا دوست نہ بناؤ۔ یہ ایک دوسرے کے دوست ہیں اور جو کوئی تم میں سے انہیں دوست بنائے گا وہ بے شک انہیں میں سے ہو گا۔ بے شک اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔"

عقیدہ ولاء

عقیدہ ولاء کا مطلب یہ ہے "ولایت" یعنی محبت اور دوستی کس سے کرنی چاہیئے۔ اس کا صحیح حقدار اور مستحق کون ہے؟ کہ اس سے دوستی و محبت کرنا ضروری ہے اور اس سے دشمنی عداوت و نفرت اور کینہ رکھنا حرام و منع ہے۔ جس سے اگر محبت کی جائے تو اجر و ثواب کے حقدار ٹھہرتے ہیں اور اس سے دشمنی اور نفرت کرنے پر گناہ واجب ہے۔ اللہ کی ناراضگی اور عذاب لازمی ٹھہرتا ہے۔ اور اسی کا اللہ تعالیٰ نے قرآن میں وعدہ کیا ہے۔

عقیدہ براء

عقیدہ براء کا مفہوم ہے کہ براءت یعنی ناراضگی نفرت کینہ بغض اور دشمنی کا مستحق و حقدار کون ہو سکتا ہے؟ یعنی کس طرح کے افراد سے تعلقات منقطع کرنا' ان سے عداوت رکھنا' دشمنی کرنا ضروری ہے۔ اور ایسے کن افراد سے دوستی ' محبت الفت و یگانگت کے تعلقات اور رشتے قائم کرنا حرام ہے۔ جن سے تعلق توڑنے اور بغض و عداوت قائم کرنے سے اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے اور ان سے دوستیاں قائم کریں تو اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے۔

الولاء والبراء کے تحت دوستی زمان و مکان کی قیود سے آزاد ہوتی ہے۔ یہی اسلامی معاشرہ گروہ و خاندان کے وجود کا باعث بنتی ہے۔ کیونکہ ایک فرد اچھے نیک ایثار و قربانی پر مبنی جذبات کی بنا پر جب دوسرے سے محبت کرتا ہے تو ایسے افراد کی تیاری کی صورت میں اسلامی مثالی معاشرے قائم ہوتے ہیں۔ اس محبت میں رنگ و نسل' مال و دولت

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاندان و برادری اور خونی رشتوں کی ذرہ برابر حیثیت نہیں ہوتی۔ بلکہ ایک مسلمان کا وہی حقیقی بھائی ہوتا ہے کہ جو اس کے نظریے مسلک اور عقیدہ کا حامل ہو' دوسرے لفظوں میں عقیدہ توحید ہی بھائی بندی کا باعث بنتا ہے نہ کہ خون کا ناطہ رشتہ۔ خونی رشتوں کی حیثیت۔ یہاں آکر نہ صرف یہ کہ ثانوی ہو جاتی ہے بلکہ ختم ہو جاتی ہے۔

آپ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کو دیکھیں۔ سیدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ مدینے کے سب سے پہلے معلم اور داعی ہیں..... مدینے کی گلیوں میں ان کی دعوت سے نور اسلام پھیلا ہے...... جنگ بدر میں ان کا ایک حقیقی بھائی قیدی بن کر ایک انصاری مسلمان کے ہاتھ آتا ہے۔ سیدنا مصعب رضی اللہ عنہ گزرتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ ایک مسلمان ان کے حقیقی بھائی کو رسیوں سے جکڑ رہا ہے۔ سیدنا مصعب رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: اے بھائی! ''اس کو ذرا اچھی طرح کس کے باندھو' اس کی والدہ بڑی مالدار عورت ہے' جب اس کو پتہ چلے گا کہ میرا بیٹا بڑی تکلیف میں ہے تو وہ اس کو زیادہ پیسہ اور زیادہ فدیہ دے کر چھڑائے گی۔'' سیدنا مصعب رضی اللہ عنہ کے حقیقی بھائی یہ سن کر تڑپ اٹھے اور کہنے لگے: ''اے مصعب! تم یہ کیا کہتے ہو!!؟ کیا میں آپ کا حقیقی بھائی نہیں؟ آپ کی ماں اور آپ کا والد میرے والدین نہیں۔ آپ کو چاہئے تھا کہ اس کو نصیحت کرتے کہ میرے اوپر آسانی کرے۔ آپ اس کو اُلٹا سختی کی نصیحت کر رہے ہیں!!......تو سیدنا مصعب رضی اللہ عنہ کا جواب آب زر سے لکھنے کے قابل ہے' فرمانے لگے کہ:

''اس وقت اگر میرا کوئی بھائی ہے تو یہ انصاری مسلمان ہے' یہی میرا اسلام اور اخوت کا بھائی ہے۔''

میرے بھائیو!........ غزوہ بدر میں چشم فلک نے دیکھا کہ باپ اور بیٹا ایک دوسرے کے اوپر تلوار چلا رہے ہیں۔ دونوں اس لئے ایک دوسرے کی گردن کو کاٹنے کے لئے تیار ہیں کہ ایک مؤمن ہے اور دوسرا کافر ہے۔ دونوں قریبی رشتہ دار اس لئے ایک دوسرے کی جان کے دشمن تھے۔ یہ بات ہے:

﴿ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ ﴾ (سورة الفتح: ۴۸/۲۹)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی لیکن افسوس یہ ہے کہ اب یہی بغض اور حسد جتنا ہمارا اپنے بھائیوں کے ساتھ ہے' اپنے ہم عقیدہ لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے اور کسی کے ساتھ نہیں ہوتا۔

آج جب دوستی کے لئے اہل توحید' صحیح عقیدے کے حامل افراد کا ملنا محال ہے' اہل توحید کے ہی نادان افراد اپنے ہی ساتھیوں کے خلاف صرف ذاتی اختلافات کی بنا پر محاذ قائم کئے ہوئے ہیں۔ وہ اپنے ہم عقیدہ بھائیوں کی عیب جوئی اور غیبت کرنے کے لئے دشمن سے متاثر ہو کر جہاد جیسی عظیم عبادت کو ختم کرنے پہ تلے ہوئے ہیں اور اس کو معطل کرنے کے لئے غزوہ فکری پر مبنی مختلف تاویلیں پیش کر رہے ہیں۔ اپنے ہم عقیدہ بھائیوں سے محبت نہ کرنا۔ ان کے خلاف عیب جوئی پر مبنی پروپیگنڈے کرنا' یہ تو ایک طرف رہا' اس سے بھی زیادہ تکلیف دہ بات یہ ہے کہ وہ اپنے ذاتی یا جماعتی اور دنیاوی حقیر سے مفادات کی خاطر ان لوگوں سے دوستیوں کے رشتے استوار کرتے ہیں اور محبت کی پینگیں بڑھاتے ہیں جو حقیقت میں اپنے عقیدے اور عمل کے اعتبار سے نفرت اور دشمنی کے قابل ہوتے ہیں۔ لیکن جو صاحبِ عقیدہ محبت و الفت کے قابل ہونا چاہیئے انہیں ہم ذاتی اغراض و وجوہات کی بنا پر نفرت و حسد اور دشمنی کا نشانہ بنا لیتے ہیں' اور اس کے خلاف اس انداز سے کام شروع کر دیتے ہیں گویا کہ ہماری زندگی کا یہی مشن رہ گیا ہے جیسے اس دشمن کو زیر کرنا ہی ہمارا مقصود' نصب العین اور ٹارگٹ ٹھہرا ہو۔ (استغفراللہ۔)

آج ہم من حیث القوم قرآن کی ان تعلیمات کو پس پشت ڈالے ہوئے ہیں اور دنیا بھر کے ذلیل یہود و نصاریٰ سے دوستیاں قائم کر رہے ہیں اور موحد مسلمانوں اور مجاہدین سے دشمنیاں اور کینے دلوں میں پالے ہوئے ہیں۔ اس روش میں جہاں امت محمد کے افراد شامل ہیں وہاں حکمران ان سے آگے بڑھے ہوئے ہیں۔ وہ کفار سے دوستیاں قائم کر کے ان کو اپنے ملکوں میں بلا رہے ہیں' اہل ایمان پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑنے میں ان کو روکنے کی بجائے ان کے معاون بنے ہوئے ہیں۔

"الولاء والبراء" کے تحت آج ہمیں یہاں ...

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اور کس سے نفرت کرتے ہوئے الگ ہو جانا ہے۔ عقیدہ "الولاء والبراء" کے تحت ایک تو یہ ہے کہ مسلمانوں میں سے اگر کوئی ایسے اعمال سرانجام دے رہا ہے تو اللہ کی رضا کی خاطر اس سے الگ تھلگ ہو جانا ہے' اس سے کنارہ کشی اختیار کر لینی ہے۔ دوسرا یہ ہے کہ مشرکین کفار اور ہنود و یہود جو اسلام کو گرانے کے درپے ہیں' جو اسلام کے دشمن ہیں' جو دنیا کے مختلف خطوں میں مسلمانوں پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑ رہے ہیں۔ ان سے عقیدہ براء کا اظہار محض اس طرح نہیں ہو گا کہ ہم ان سے نفرت کرتے ہوئے منہ موڑ کر ایک طرف ہو جائیں' ان سے قطع تعلقی اور کنارہ کشی کر لیں...... نہیں نہیں...... بلکہ ان سے نفرت کا عملی ثبوت دینا ہو گا۔ جو کلمہ گو مسلمانوں سے براء کے اظہار سے مختلف ہو گا۔ اگر کوئی شخص اپنے ایمان کا ثبوت دیتے ہوئے کہے کہ "میں کفار سے نفرت کرتا ہوں' ان سے کینہ و بغض سے میرا دل و دماغ لبالب بھرا ہوا ہے۔" تو یہ محض زبانی دعویٰ معتبر نہ ہو گا اور اگر واقعی ہی ایسا ہو بھی تو پھر بھی عقیدہ براء کا مفہوم پورا نہیں ہو سکتا کہ جسے پورا کرنا ہر مؤمن پر فرض ہے۔ ہر مؤمن کے لئے کینہ و بغض کے عملی اظہار کا تقاضہ ہے کہ وہ کفار کے خلاف جہاد کرے۔ جہاد کی تربیت لے اور اللہ کے دشمنوں کافروں کو جہاں پائے ان سے قتال کرے۔ یہ کفار سے براء کی عملی شکل ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتے ہیں:

﴿ قَاتِلُوْهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِأَيْدِيْكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ ﴾ (التوبہ: ۹/۱۴)

"ان سے خوب لڑو اللہ ان کو تمہارے ہاتھوں سے عذاب دے گا اور اُن کو رسوا کرے گا اور تمہیں ان پر غلبہ دے گا اور مؤمن لوگوں کے سینوں کو ٹھنڈا کرے گا۔"

معلوم ہوا کفار کے خلاف البراء کے عقیدہ کے تحت مسلمانوں کے دلوں میں مخفی کینہ' عداوت' بغض اور نفرت کا ثبوت ان کے خلاف قتال کرنا ہے' میدان جہاد و قتال میں نکل کر اُن کی گردنیں اُڑانا ہے۔ یہ کتاب بھی خاص طور پر اس بات کو سامنے رکھ کر

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لکھی گئی ہے کہ ایک مؤمن مسلمان دوستی کرتے وقت یہ مدنظر رکھے کہ دوست کے چناؤ میں اس نے کن کن باتوں کا خیال رکھنا ہے۔ کن لوگوں سے دوستی رکھنی ہے اور کن لوگوں سے دوستی کرنے سے بچنا ہے۔ دوستی جیسے پاکیزہ رشتہ کو آلودگی سے بچانے کے لئے اس سے متعلق اللہ تعالیٰ اور اس کے آخری رسول ﷺ کی ہدایات و تعلیمات کا جاننا بہت ضروری ہے۔ دوستی کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے رسول اللہ نے فرمایا:

((اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ الْحُبُّ فِی اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰهِ)) [1]

"سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ کے لئے محبت (دوستی) کرنا اور اللہ کے لئے ہی کسی سے بغض (دشمنی) کرنا' یہ بہترین اعمال میں سے ہے۔"

ایک اور مقام پر اس پاکیزہ رشتہ کی اہمیت واضح کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:

((مَاتَحَابَّا الرَّجُلَانِ اِلَّا کَانَ اَفْضَلُهُمَا اَشَدَّهُمَا حُبًّا لِصَاحِبِهٖ)) [2]

"سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "نہیں محبت کرتے دو آدمی مگر ان میں بہتر وہ ہوتا ہے جو اپنے ساتھی سے محبت کرنے میں اس سے زیادہ ہو۔ (یعنی اپنے ساتھی سے بمقابل کے مقابلے میں زیادہ محبت کرتا ہو۔"

اللہ کیلئے محبت کرنے والوں کے شرف و اکرام اور عزت افزائی کیلئے یہی کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن میدان محشر میں ان کی طرف متوجہ ہو گا۔ اور فرمائے گا: کہاں ہیں میری عظمت کی وجہ سے باہم محبت کرنے والے؟ آج میں ان کو اپنے سایہ میں پناہ دوں گا جبکہ آج میرے سایہ کے علاوہ کوئی سایہ نہیں۔ [3]

---

[1] ابوداؤد مع العون۔ کتاب السنة باب مجانبة اهل الاهواء وبغضهم (۳۲۷/۴ ح ۴۵۹۱)

[2] صحیح الادب المفرد ص ۲۰۵ ح ۴۲۳ سلسلة الاحادیث الصحیحة للالبانی: ۷۳۳/۱

[3] مسلم۔ کتاب البر والصلة: باب فضل الحب فی اللہ تعالیٰ (ح ۲۵۶۶)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتنا عظیم شرف ہے اور کتنا اچھا بدلہ ہے جو اللہ کریم کی خوشنودی کے لئے سچے دل سے باہم محبت کرنے والوں کو ملے گا۔ جس دن کی شدت اور کرب سے لوگوں کا برا حال ہو گا۔ ایسا اس لئے ہو گا کیونکہ مصالح مفادات منافع اور شہوتوں سے بھری دنیا میں کسی دوسری چیز کی بجائے صرف اور صرف اللہ کے لئے محبت کرنا بہت دشوار اور مشکل مرحلہ ہے۔ جہاں تک رسائی حاصل کرنا صرف انہی لوگوں کے بس کی بات ہے جن کے نفوس پاکیزہ ہوں۔ جن کی ارواح بلند ہوں۔ جن کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی اور خوشنودی کے مقابلہ میں دنیا کی کوئی حیثیت اور قدر و قیمت نہ ہو۔ اس لئے کوئی تعجب نہیں کہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو آخرت میں ایسے عظیم مرتبہ اور ایسی نعمتوں سے نوازے جو دنیا میں ان کے مقام و مرتبہ کے مطابق اور دنیا کے عیش و آرام اور چند روزہ لذتوں سے اعراض کی جزا میں ہوں۔

لہٰذا ہم نے اس کتاب میں دوستی اختیار کرنے سے پہلے دوست کے چناؤ کے لئے کہ کس طرح کے افراد کو دوست بنایا جائے ...... دونوں (مثبت اور منفی) پہلو آپ کے سامنے رکھ دیئے ہیں۔ اچھا پہلو بھی کہ جس کو ہر مؤمن نے اختیار کرنا ہوتا ہے اور برا پہلو یعنی برا دوست کہ جس سے ہر مؤمن نے اپنے آپ کو بچانا ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ دوستی کے متعلق قرآن و حدیث کے تمام احکام ایک لڑی میں پرو کر آپ کے سامنے رکھ دیئے ہیں۔ اب آپ ان کو پڑھیں اور اس کے نتیجہ میں ایسے افراد سے دوستی کریں کہ جو آپ کو دنیا میں بھی فائدہ دیں اور آخرت میں بھی۔ یقیناً یہ عمل اللہ تعالیٰ کے دربار میں آپ کی قدر و منزلت کو بڑھا دے گا۔ إن شاء الله

خادم کتاب و سنت

محمد طاہر نقاش

۶ مئی ۲۰۰۲ لاہور۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرف مؤلف

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَ صَلَّى اللّٰهُ وَسَلَّمَ عَلٰى عَبْدِهٖ وَ رَسُوْلِهٖ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ...... اَمَّابَعْدُ:

یہ چند اوراق ہیں، جن میں فرامین رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور علماء و حکماء کے وہ اقوال میں نے جمع کر دیے ہیں جن سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ہمیں اپنا ہم نشیں (دوست) نیک آدمی کو منتخب کرنا چاہیئے اور برے ہم نشیں سے بچنا چاہیئے۔ اور ان دونوں ہم نشینوں کی صحبت کے نتائج اور اثرات بھی بیان کیئے ہیں۔ اس میں میری محنت موضوع کی باتیں ڈھونڈھ کر انہیں ایک جگہ جمع کر دینے کے سوا کچھ بھی نہیں۔ تاکہ قارئین کرام جو کہ اللہ کے لیے میرے بھائی بھی ہیں خصوصاً اس امت کے نوجوانوں کے سامنے اسے پیش کر دوں۔

میرے نوجوان بھائی!...... ان اقوال زریں اور حکمت بھری باتوں کو اپنے لیے فانوس اور قندیل بنالے تاکہ اس سے روشنی حاصل کر سکے...... دوست منتخب کرنے میں اپنی پسند کو اتنا گھٹیا نہ بنا کہ صرف جنسی محبت اور ذوق و مزاج کی بنا پر کسی کو دوست بنالے۔ کتنے ہی انسان اپنے پسندیدہ کھانوں اور دل فریب جنسی خواہشات سے صرف اس لیے بچتے ہیں اور کنارہ کش رہتے ہیں کہ ان کے جلد یا بدیر مخفی نقصانات سے ڈرتے ہیں۔

اپنے ضرورت مند بھائی کے (یعنی میرے) لیے غائبانہ دعائے خیر کرنا نہ بھولیے گا جس کا نفع تجھے بھی ہوگا اور اس کو بھی۔

والسلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

عبداللہ بن علی الجعیثن۔ القصیم۔ بریدہ کلیة الشرعیة
المملکة العربیة السعودیة

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب اول

اچھے اور برے دوست کی پہچان

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلاَةُ وَالسَّلاَمُ عَلَى مَنْ بَعَثَهُ اللّٰهُ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَبَعْدُ!

اللہ تعالیٰ نے انسانوں اور جنات کو پیدا فرمانے کی غرض و غایت صرف یہ بیان فرمائی ہے کہ وہ صرف اسی ایک اللہ کی عبادت کے لیے تخلیق کیے گئے ہیں جس کا کوئی شریک نہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ﴾ (الذاریات: ۵۱/۵٦)

”اور میں نے جنوں اور انسانوں کو اس لیے پیدا کیا ہے کہ میری ہی عبادت کریں۔“

اور یہ بھی فرمایا ہے:

﴿ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلاً اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ ﴾

(النحل: ١٦/٣٦)

”اور ہم نے ہر جماعت میں پیغمبر بھیجا کہ اللہ ہی کی عبادت کرو اور بتوں (کی پرستش) سے اجتناب کرو۔“

نیز یہ فرمایا:

﴿ تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْئٍ قَدِيْرُ الَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلاً وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ ﴾ (الملک : ۶۷/۱۔۲)

"وہ (اللہ) جس کے ہاتھ میں بادشاہی ہے بڑی برکت والا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے' اُسی نے موت اور زندگی کو پیدا کیا' تاکہ تمہاری آزمائش کرے کہ تم میں کون اچھے کام کرتا ہے اور وہ زبردست (اور) بخشنے والا ہے۔"

ان کے علاوہ اور بہت سی آیات اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ لوگوں کو وجود میں لانے کا مقصد صرف اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت کرنا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی حکمت بالغہ انسان کو پیدا کرنے میں اس طرح کی واقع ہوئی کہ اس نے انسان کو ایسا بنا دیا کہ وہ طبعی طور پر دوسرے انسانوں سے میل جول رکھنے کا بہت شوقین ہوا اور ان کے ساتھ مل بیٹھنے کو پسند کرنے لگا۔

○ اس میل جول کا انسان کی فکر' طور طریقہ اور عادات پر واضح اثر ہوتا ہے۔ اور یہ انسان کی دینوی و اخروی سعادتیں حاصل کرنے اور زندگی کا راستہ اختیار کرنے کا اہم ترین سبب ہے۔ کیونکہ انسان اپنے ہم نشین سے اثر قبول کرتا ہے اور فکری' اعتقادی' عادات اور عملی لحاظ سے اس کے رنگ میں رنگا جاتا ہے۔

○ اور اس بات کا شریعت' عقل' واقعات اور تجربات اور مشاہدہ ثبوت پیش کرتے ہیں۔

○ شرعی دلائل اللہ تعالیٰ نے ایسے ظالم انسان کی ندامت و حسرت کی خبر دی ہے جو کہ اپنے ہم نشیں کی ضلالت و انحراف کی وجہ سے خود بھی گمراہ اور منحرف ہو گیا تھا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلاً يَا وَيْلَتٰى لَيْتَنِيْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلاً لَقَدْ اَضَلَّنِيْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِيْ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلاً ﴾ (الفرقان: ۲۵/۲۷۔۲۹)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اور جس دن ظالم اپنے ہاتھ کاٹ کاٹ کھائے گا (اور) کہے گا کہ اے کاش! میں نے پیغمبر کے ساتھ راستہ اختیار کیا ہوتا' ہائے شامت کاش! میں نے فلاں شخص کو دوست نہ بنایا ہوتا۔ اس نے مجھ کو (کتاب) نصیحت کے میرے پاس آنے کے بعد بہکا دیا۔ اور شیطان انسان کو وقت پر دغا دینے والا ہے۔''

اس کی تفسیر میں امام ابن جریر رحمہ اللہ نے (تفسیر الطبری (۷/۱۹) فرمایا ہے:

اور اس دن (روز قیامت) ظالم یعنی اپنے رب کے ساتھ شرک کرنے والا' ندامت اور افسوس کی وجہ سے اپنے ہاتھ کاٹ کاٹ کر کھائے گا کیونکہ اس نے اللہ کے حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی اور کمی کی ہوگی اور اپنے دوست کی اطاعت کرکے (جس نے اسے اللہ کے راستے پر چلنے سے روک رکھا تھا) اپنے آپ کو کفر و شرک کی وجہ سے ہلاک کر ڈالا تھا' کہے گا:

کاش! میں نے دنیا میں رسول کریم ﷺ کا راستہ اختیار کیا ہوتا جو کہ اللہ کے عذاب سے نجات کا راستہ ہے۔

اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان:

﴿ لَقَدْ اَضَلَّنِیْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِیْ ﴾

اللہ تعالیٰ اس نادم کے بارے میں (جس نے اپنے دوست کے پیچھے چلتے ہوئے اور اس کی بات مانتے ہوئے دنیا میں اللہ کی نافرمانیاں کی تھیں) خبر دیتے ہوئے فرماتا ہے کہ وہ نادم زبان حال سے اقرار کرے گا کہ اس کے دوست نے اسے قرآن پر ایمان لانے سے گمراہ کر دیا حالانکہ وہ ذکر الٰہی تھا اور اللہ کی طرف سے نازل ہوا تھا' اس کے باوجود اس سے روک دیا۔ [1]

---

[1] امام سیوطیؒ نے اس کی تفسیر میں اپنی کتاب ج ۶ ص ۲۵۰ پر سیدنا ابن عباس سے ایک اثر نقل کیا ہے اس کی سند کو بھی صحیح کہا ہے۔ وہ ان آیات کا شانِ نزول ہے کہ یہ آیات عقبہ بن ابی معیط کے بارے میں اتری ہیں کہ وہ مسلمان ہو گیا۔ پھر اپنے ایک کافر دوست کی دوستی کو نبھانے/لاج رکھنے کے لیے (جو کہ =

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿ اَلْاَخِلَّآءُ یَوْمَئِذٍ بَعْضُھُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِیْنَ ﴾ (الزخرف: ۴۳/۶۷)

"دوست اس روز (قیامت کے دن) ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے مگر پرہیز گار (وہ باہم دوست ہی رہیں گے)۔"

اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری کے خلاف دوستی اور بھائی چارہ رکھنے والے قیامت کے دن ایک دوسرے کے دشمن بن جائیں گے اور عداوت و نفرت کا سبب وہ دنیاوی تعاون ہو گا جو وہ باطل (برے) کاموں میں ایک دوسرے سے کیا کرتے تھے اور گمراہی و انحراف کی ایک دوسرے کو دعوت دیا کرتے تھے۔

اس کے برعکس متقی لوگ دنیا کی محبت کی نسبت قیامت میں بہت زیادہ مضبوط محبت رکھنے والے ہوں گے' کیونکہ یہ دنیا میں بھلائی اور نیکی کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرتے تھے' اور اطاعت الٰہی کی ترغیب دیا کرتے تھے' اور برائیوں سے بچنے کی تلقین کیا کرتے تھے۔

اور آپ ﷺ نے فرمایا ہے:

((اِنَّمَا مَثَلُ الْجَلِیْسِ الصَّالِحِ وَالْجَلِیْسِ السُّوْءِ کَحَامِلِ الْمِسْكِ وَ نَافِخِ الْكِیْرِ فَحَامِلُ الْمِسْكِ اِمَّا اَنْ یُّحْذِیَكَ وَ اِمَّا اَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ وَ اِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِیْحًا طَیِّبَةً وَنَافِخُ الْكِیْرِ اِمَّا اَنْ یُّحْرِقَ ثِیَابَكَ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِیْحًا خَبِیْثَةً)) [1]

= ملک شام گیا ہوا تھا) پھر کافر ہو گیا۔ کیونکہ جب وہ آیا تو عقبہ پر ناراض ہو گیا۔ لہٰذا وہ اس دوست کی خوشی کو پورا کرنے کیلئے کافر ہو گیا۔ لیکن اصول میں قاعدہ طے شدہ ہے کہ "عام لفظ معتبر ہوتے ہیں نا کہ خاص وجہ" اسی وجہ سے حافظ ابن کثیر نے فرمایا ہے یہ عقبہ بن ابی معیط کے متعلق اتری ہوئی یا کسی اور بدبخت کے متعلق لیکن یہ (اس طرح کے) ہر ظالم کے لیے عام رہیں گی دیکھیے اُن کی تفسیر (ج ۶ ص ۱۱۶)

[1] (رواہ البخاری : ۴/۳۲۳۔ ح ۲۱۰۱، ۹/۶۶۰۔ ح ۵۵۳۴)و مسلم ۴/۲۰۲۶ ح ۲۶۲۸) من حدیث ابی موسی۔ واللفظ المذکور لمسلم)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"نیک ساتھی کی مثال کستوری فروش کی سی ہے اور برا ساتھی بھٹی جھونکنے والے کی طرح ہے۔ کستوری بیچنے والا یا تو از خود تجھے کچھ خوشبو دے دے گا یا تُو اس سے خرید ہی لے گا (اگر یہ دونوں باتیں نہ ہوئیں تو) یا کم از کم تجھے اس کی خوشبو (مہک) تو حاصل ہوتی ہی رہے گی۔ رہا بھٹی جھونکنے والا' یا تو وہ تیرے کپڑے جلا دے گا یا پھر تجھے ناگوار دھواں تو پھانکنا ہی پڑے گا۔"

اس حدیث شریف میں آپ ﷺ نے واضح فرما دیا ہے کہ ایک ہم نشیں کا اپنی اچھائی اور برائی کا دوسرے ہم نشیں پر اثر ضرور ہوتا ہے' اسی لیے آپ نے نیک ساتھی کو عطر فروش سے تشبیہ دی ہے' کیونکہ جب تُو اس کے پاس بیٹھے گا تو تین باتوں میں سے ایک نہ ایک تجھے ضرور حاصل ہو گی۔

① یا تو وہ تجھے خوشبو کا ہدیہ اور تحفہ پیش کرے گا۔

② یا تُو اس سے قیمتاً خریدے گا۔

③ یا کم از کم تجھے اچھی خوشبو ہی حاصل ہو گی' جو تیرے دل پر' تیرے جسم پر اور تیرے کپڑوں پر اثر انداز ہو گی......... اسی طرح نیک ساتھی ہے کہ تو ضرور اس سے فائدہ حاصل کرے گا اور اس کے ساتھ بیٹھنے کا تجھے نفع ضرور ہو گا' جیسا کہ کچھ آگے چل کے "بھلے اور نیک لوگوں کی صحبت کے فوائد" کے ضمن میں ہم بتائیں گے۔

حدیث میں وارد لفظ نافخ کا مطلب یہ ہے کہ وہ ایک پرانی مشک یا سخت سا چمڑا ہوتا ہے جس کے ذریعے آگ میں پھونکا جاتا ہے۔ [1]

آپ ﷺ نے برے ساتھی کی مثال بھٹی جھونکنے والے سے دی ہے یا تو اس کی آگ سے چنگاریاں تجھ پر پڑیں گی اور تیرے کپڑوں کو جلا دیں گی' یا کم از کم ایک ناگوار بُو تجھے حاصل ہو گی' یا اس کا اثر تیرے کپڑوں اور بدن پر بھی ہو گا۔ اور اسی طرح برا ساتھی

---

[1] عمدۃ القاری (۳۰۸/۹)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ تجھے اس کے ساتھ بیٹھنے سے نقصان ضرور ہو گا' جیسا کہ اس کا ذکر ابھی ہونے ہی والا ہے۔

○ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے .... اس حدیث کے بارے میں کلام کرتے ہوئے فرمایا ہے:

اس حدیث میں اہل خیر اہل مروت اور با اخلاق' پرہیز گار' اہل علم اور با ادب نیک لوگوں کے ساتھ بیٹھنے کی فضیلت بیان کی گئی ہے اور برے' اہل بدعت' لوگوں کی چغلی کھانے والے اور جن کی برائیاں' فسادات اور جھوٹی باتیں بڑی لمبی چوڑی ہوں' ایسے لوگوں کے ساتھ مل بیٹھنے سے روکا گیا ہے۔[1]

امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے:

جس شخص کی وجہ سے دین و دنیا کا نقصان ہو' اس کے ساتھ مل بیٹھنے سے حدیث میں منع کیا گیا ہے اور جس کی وجہ سے دین و دنیا کا نفع ہو اس کے ساتھ بیٹھنے کی حدیث میں ترغیب دی گئی ہے۔[2]

○ سعدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو واضح مثالوں سے سمجھایا ہے کہ نیک ساتھی کی صحبت کی وجہ سے تیرے تمام حالات اس جیسے ہو جائیں گے اور تو بھلائی اور فائدے میں رہے گا جیسا کہ عطر فروش ہے ..... کہ اس کے پاس بیٹھنے سے تُو ہر لحاظ سے فائدہ میں ہی رہے گا۔ یا تو وہ تجھے تحفتاً خوشبو دے گا یا تُو اس سے خرید لے گا یا کم از کم جتنی دیر تو اس کے ساتھ رہے گا' کستوری کی مہک سے تو ہشاش بشاش رہے گا۔ لہٰذا وہ بھلائی اور نیکی جو نیک ہم نشیں کی وجہ سے حاصل ہوتی ہے وہ کستوری کی خوشبو سے کہیں زیادہ بہتر اور دل پر اثر کرنے والی ہے کیونکہ یا تو وہ تجھے کچھ تعلیم دے گا جو تجھے دین و دنیا میں نفع دے گی' یا تجھے کوئی نصیحت کرے گا' یا تجھے کسی ایسی بات سے ڈرائے گا جس کی ادائیگی

---

[1] (شرح صحیح مسلم ۱۶/۱۷۸)

[2] (فتح الباری ۴/۳۲۴)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تجھے نقصان دے۔"

وہ تجھے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری اور والدین کے ساتھ حسن سلوک اور صلہ رحمی کی ترغیب دے گا اور تیرے عیوب تجھ پر واضح کرے گا اور تجھے اپنے قول و فعل اور حالات سے اچھے اخلاق کی رہنمائی کرے گا۔ کیونکہ انسان کے لیے اپنے ساتھی اور ہم نشیں کی اقتداء ایک طبعی و فطری بات ہے اور طبیعتیں اور روحیں ایک دوسرے کے ساتھ جکڑے ہوئے لشکر ہیں۔ جو ایک دوسرے کو بھلائی یا برائی کی طرف کھینچے پھرتی ہیں۔

نیک ہم نشیں سے جو کم سے کم فائدہ حاصل ہوتا ہے وہ بھی معمولی نہیں ہے اور وہ یہ ہے کہ اس کی صحبت کی وجہ سے انسان برائیوں اور نافرمانیوں سے بچا رہتا ہے۔ اور نیکی کے کاموں میں رغبت کرنے لگتا ہے اور برائی سے دور رہتا ہے۔ وہ تیری موجودگی اور عدم موجودگی میں تیرا محافظ بنا رہتا ہے۔ اور اس کی محبت اور نیک دعائیں تیری زندگی میں اور مرنے کے بعد تجھے نفع دیں گی اور اس کی محبت اور میل جول کی وجہ سے بہت سی بلائیں تجھ سے ٹلی رہیں گی۔ یہ ایسے امور ہیں جنہیں تو دیکھ نہیں سکتا جیسا کہ کچھ اشخاص اور اعمال ایسے ہوتے ہیں جو تیری مدافعت کرتے رہتے ہیں کیونکہ تیرا ان کے ساتھ تعلق ہوتا ہے۔"[1]

آنے والی سطور میں میں کچھ ایسے حقائق پیش کروں گا جن میں ہم نشیں کے اچھے اور برے اثرات مرتب ہونے کی تفصیل ہوگی۔ کچھ ایسے نتائج و ثمرات بیان کروں گا جو نیک ہم نشیں سے حاصل کیے جاتے ہیں اور دنیا و آخرت میں اس کی صحبت سے انسان پر کیسا اچھا اثر ہوتا ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی اللہ کے لیے محبت کرنے کے فضائل اور اثرات بیان کروں گا کیونکہ باہم مل بیٹھنے اور محبت میں ایک تلازم (یعنی ایک دوسرے کے اثرات کو یقیناً اپنا لینا) پایا جاتا ہے...... اس کے بعد برے ہم نشینوں کی کاٹ (نقصانات) اور فتنہ فساد بیان کروں گا اور ساتھ ہی ان سے حاصل ہونے والے نقصانات

---

[1] بهجة قلوب الابرار حديث نمبر ٦٨۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ہلاکتیں ذکر کی جائیں گی۔

پھر میں اپنی معروضات کو اس نتیجہ خیز بحث پر ختم کروں گا کہ ہم نشیں (دوست) منتخب کرنے میں کن باتوں کو ترجیح دینی چاہیے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ لوگوں کے مزاج مختلف ہوتے ہیں۔ کچھ تو بھلائی کے پیامبر ہونے کی بنا پر نیکی اور بھلائی کی طرف رہنمائی کرتے ہیں اور کچھ برائی کے حامل ہونے کی وجہ سے بدی کی طرف کھینچتے ہیں۔ جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

((اِنَّ مِنَ النَّاسِ مَفَاتِيحَ لِلْخَيْرِ مَغَالِيقَ لِلشَّرِّ وَاِنَّ مِنَ النَّاسِ مَفَاتِيحَ لِلشَّرِّ مَغَالِيقَ لِلْخَيْرِ فَطُوْبٰى لِمَنْ جَعَلَ اللّٰهُ مَفَاتِيحَ الْخَيْرِ عَلٰى يَدَيْهِ وَوَيْلٌ لِمَنْ جَعَلَ اللّٰهُ مَفَاتِيحَ الشَّرِّ عَلٰى يَدَيْهِ))[1]

"یقیناً کچھ لوگ نیکیوں کے جاری کرنے والے اور برائیوں کو بند کرنے والے ہوتے ہیں اور کچھ لوگ برائیوں کے جاری کرنے والے اور نیکیوں کو بند کرنے والے ہوتے ہیں۔ خوش خبری ہے اس شخص کے لیے جس کو اللہ تعالیٰ نیکی کا جاری کرنے والا بنا دے اور ہلاکت ہے اس کے لیے جس کے ہاتھوں کو اللہ برائیوں کو جاری کرنے والا بنا دے۔"

[1] (اخرجه ابن ماجه ... سنن ابن ماجه: ۸۶/۱ ح ۲۳۷) وحسنه الالبانی (صحیح سنن ابن ماجه ۴۶/۱)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب دوم

نیک لوگوں کی صحبت و محبت کے نتائج و ثمرات

نیک لوگوں کی ہم نشینی سے جو فوائد اور بھلائیاں حاصل ہوتی ہیں وہ بہت زیادہ ہیں۔ جن کو شمار کرنا مشکل ہے اور ان کا احاطہ ناممکن سا کام ہے لہٰذا میں اس مقام پر صرف چند ایک کا ذکر کافی سمجھوں گا:

① نیک لوگوں کے ہم نشیں کو ان کی صحبت کی برکت شامل حال ہوتی ہے اور ان سے اس کو عام بھلائی حاصل ہوتی ہے اگرچہ اس کا عمل ان کے برابر نہ ہی ہو۔

جیسا کہ امام بخاری رحمہ اللہ اور امام مسلم رحمہ اللہ کی سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ یہ حدیث اس کا ثبوت پیش کرتی ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنَّ لِلّٰہِ مَلٰئِکَۃً یَطُوْفُوْنَ فِی الطُّرُقِ یَلْتَمِسُوْنَ اَھْلَ الذِّکْرِ فَاِذَا وَجَدُوْا قَوْمًا یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ تَنَادَوْا ھَلُمُّوْا اِلٰی حَاجَتِکُمْ۔ قَالَ: فَیَحُفُّوْنَھُمْ بِاَجْنِحَتِھِمْ اِلَی السَّمَاءِ الدُّنْیَا فَیَسْاَلُھُمْ رَبُّھُمْ عَزَّوَجَلَّ وَ ھُوَ اَعْلَمُ بِھِمْ مَایَقُوْلُ عِبَادِیْ؟ قَالَ: تَقُوْلُ (یعنی المَلائِکَۃُ) یُسَبِّحُوْنَکَ وَیُکَبِّرُوْنَکَ وَیُحَمِّدُوْنَکَ وَیُمَجِّدُوْنَکَ))

”بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے فرشتے ہیں جو راستوں میں پھر کر اہل ذکر کو تلاش کرتے رہتے ہیں، پس جب وہ کچھ لوگوں کو اللہ کا ذکر کرتے ہوئے پا لیتے ہیں تو ایک دوسرے کو آوازیں دینے لگتے ہیں کہ آجاؤ! تمہارا مقصد پورا

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو گیا ہے"

پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

پھر فرشتے ان کو آسمان دنیا تک اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں پھر ان سے ان کا رب پوچھتا ہے حالانکہ وہ ان کو خوب جانتا ہوتا ہے: (جب تم زمین پر پہنچے تو) میرے بندے کیا کہہ رہے تھے؟ فرشتے جواب میں کہتے ہیں: "الٰہی! وہ تیری تسبیح بیان کر رہے تھے، تیری بڑائی و عظمت بیان کرتے تھے، تیری تعریف کرتے تھے اور تیری بزرگی بیان کر رہے تھے۔"

پھر لمبی حدیث بیان کی آخر میں فرمایا:

"پھر اللہ تعالیٰ (فرشتوں کو مخاطب کرتے ہوئے) فرماتا ہے: "میں تمہیں اس بات پر گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان سب کو معاف فرما دیا۔"

پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

"فرشتوں میں سے ایک فرشتہ کہتا ہے کہ: ان میں ایک آدمی ایسا بھی تھا جو ان کے ساتھ نہیں تھا بلکہ اپنی کسی ضرورت کے لیے آیا تھا۔"

اور ایک حدیث میں یوں الفاظ ہیں:

"ان میں ایک گناہگار آدمی تھا جو راہ چلتے ان کے ساتھ بیٹھ گیا تھا۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "وہ ایسے افراد ہیں کہ ان کا کوئی بھی ہم نشیں بد نصیب نہیں رہ سکتا۔" (یعنی ان کے پاس بیٹھنے والا بھی ثواب سے محروم نہیں رہ سکتا)

اور ایک حدیث میں یوں وارد ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"میں نے اس کو بھی معاف کر دیا، کیونکہ وہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کی وجہ سے ان کا ہم نشیں بھی (ثواب سے) محروم نہیں رہ سکتا۔[1]

امام ابوالفضل الجوہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

---

[1] (صحیح بخاری۔ (۲۰۸/۱۱) ح ۶۴۰۸، مسلم۔ (۲۰۷۰/۴) ح ۔ ۲۶۸۹)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو کوئی نیک لوگوں سے محبت کرے گا برکت حاصل کرے گا جیسا کہ ایک کتے نے نیک لوگوں سے محبت کی اور ان کے ساتھ رہا تو اللہ تعالیٰ نے اپنی محکم کتاب قرآن مجید میں اس کا ذکر کیا ہے:

﴿ وَكَلْبُهُم بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيدِ ﴾ (الکھف: ١٨/١٨)

"اور ان کا کتا غار کے دہانے پر ہاتھ پھیلائے بیٹھا تھا۔" (اس فرمان میں مذکور کتے سے مراد اصحاب کہف کا کتا ہے)

○ امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر میں جوہری کے کلام کو ذکر کرنے کے بعد کہتے ہیں:

جب ایک کتے نے نیک اولیاء کی صحبت اور ہم نشینی سے اتنا بلند درجہ حاصل کر لیا کہ اللہ تعالیٰ نے اس بات کی خبر اپنی کتاب مجید میں ذکر فرمائی....... تو ان مؤمن ' مؤحد بندوں کے بارے میں آپ کیا خیال کرتے ہیں جو نیک اولیاء کرام سے محبت اور ہم نشینی اختیار کرتے ہیں۔[1]

اور امام راغب اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے:

"جو کوئی بھلے آدمی کے پاس بیٹھے اس کو برکت ضرور نصیب ہو گی اور اولیاء اللہ کا ہم نشیں نیکی سے محروم نہیں رہتا اگرچہ کوئی کتا ہی ہو جیسا کہ اصحاب کہف کا کتا۔"[2]

۲ "آدمی کے لیے اپنے ہم نشیں کی اقتداء طبعی بات ہے اور اس کے علم ' عمل ' عادات اور وہ اس کے طور طریقے سے متاثر ہوتا ہے۔"

نیک لوگوں کا ہم نشیں ان سے متاثر ضرور ہوتا ہے۔ علماء تربیت کے ہاں یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ انسان کسی کو نمونہ بنانے سے .... گفتگو اور نصیحت کی نسبت جلد متاثر ہوتا ہے۔ اسی لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

---

[1] الجامع لاحکام القرآن۔ (١٠/٣٧٢) فی تفسیر سورۃ الکھف

[2] الذریعۃ الی مکارم الشریعۃ (ص ١٩٢)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((اَلْمَرْءُ عَلٰی دِیْنِ خَلِیْلِهٖ فَلْیَنْظُرْ اَحَدُکُمْ مَنْ یُّخَالِلُ)) [1]

یعنی آدمی اپنے دوست کے دین (طور طریقہ) پر ہوتا ہے لہٰذا تم میں سے ہر ایک کو سوچ سمجھ کر دوست کا انتخاب کرنا چاہیے۔

پس اس سے ظاہر ہوا کہ آدمی اپنے دوست و ہم نشیں کے سانچے میں ڈھل جاتا ہے استقامت و اصلاح میں بھی اور ان کے برعکس بھی۔ اسی لیے آپ ﷺ نے دوست کے چننے میں ترغیب دیتے ہوئے فرمایا: ((فَلْیَنْظُرْ اَحَدُکُمْ مَنْ یُّخَالِلُ))

تم میں ہر کوئی دوست کے چناؤ کے معاملہ میں خوب دیکھ بھال (تحقیق) کرے تاکہ واضح ہو جائے کہ وہ کسے دوست بنانا چاہتا ہے...... اور اپنا دوست اور ساتھی اس کو چنے جو اس کے دین اور خلق (عادات) لے موافق اور پسندیدہ ہو۔

امام خطابی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ: آپ ﷺ کا یہ فرمانا: ((اَلْمَرْءُ عَلٰی دِیْنِ خَلِیْلِهٖ)) "آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے" اس کا معنیٰ یہ ہے کہ تُو صرف اس کو دوست بنا جس کی دینداری اور امانتداری تجھے پسند ہو' کیونکہ جب تو اس کو دوست بنا لے گا تو وہ تجھے اپنے دین اور مذہب کی طرف لے جائے گا لہٰذا تو اپنے دین کے معاملہ میں دھوکا نہ کھا اور نہ ہی اپنے آپ کو اس طرح خطرہ میں ڈال' کہ تو ایسے شخص کو دوست بنا لے جس کے دین اور مذہب کو تُو پسند نہیں کرتا۔ [2]

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"کوئی بھی چیز اپنے ساتھی کی نشاندہی نہیں کرتی حتیٰ کہ دھواں بھی آگ پر ...... جتنا کہ دوست اپنے دوست کی پہچان نشاندہی کرواتا ہے۔" [3]

---

[1] رواہ ابوداؤد: ۵/۱۶۸) والترمذی ۴/۵۸۹ ح ۲۳۷۸) واحمد(۲/۳۰۳) والبغوی فی شرح السنة ۱۳/۷۰ وحسنه الترمذی والبغوی والالبانی فی الصحیحة رقم (۹۲۷)و حسنه العلائی فی کتاب النقدالصحیح رقم(۱۱) و صحح اسناده النووی فی ریاض الصالحین رقم (۳۷۱)

[2] کتاب العزلته ص۱۴۱۔ [3] ادب الدنیا والدین للماوردی: ۱۶۷۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور سیدنا ابن مسعود نے ہی فرمایا: لوگوں کو اُن کے دوستوں سے پرکھو کیونکہ آدمی اُسی سے دوستی کرتا ہے جس کو وہ اپنی طرح کا جان کر اچھا سمجھے۔ [1]

امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"لوگ پرندوں کی طرح اپنے ہم جنس کے ساتھ رہتے ہیں جیسے کبوتر' کبوتر کے ساتھ' کوا کوے کے ساتھ' بطخ بطخ کے ساتھ اور ممولا ممولے کے ساتھ۔ اور ہر انسان اپنے ہم جنس (یعنی اپنے جیسے) کے ساتھ۔" [2]

کند ہم جنس باہم جنس پرواز
کبوتر باکبوتر' باز باباز!

اور امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"لوگ کبوتروں کے غولوں کی طرح اپنے ہم جنسوں سے محبت کا طبعی میلان رکھتے ہیں۔" [3]

اور کسی حکیم کا قول ہے:

"اپنے بھائی کو دوست بنانے سے پہلے' اس کے سابقہ دوست کی پہچان کر لے۔ یعنی وہ تیری ہم نشینی سے پہلے اپنے ہم نشیں کے مسلک و مذہب پر چلتا ہو گا۔" [4]

اور ابن حبان رحمہ اللہ نے فرمایا ہے:

"آدمی کے خصائل و کردار کو پہچاننے کا سب سے مؤثر ذریعہ یہ ہے کہ اس کے دوستوں اور ہم نشینوں کو دیکھا جائے کیونکہ آدمی اپنے دوست کے طریقۂ زندگی پر چلتا ہے۔ جیسا کہ آسمانی پرندے اپنے ہم جنسوں کے پاس ہی اترتے ہیں۔ [5]

---

[1] کتاب الاخوان لابن ابی الدنیا (ص ۱۳۰)

[2] روضۃ العقلاء لابن حبان (ص ۱۰۹)

[3] الفتاوی ۲۸/۱۵۰

[4] ادب الدنیا والدین ص ۱۶۷۔ [5] روضۃ العقلاء ص ۱۰۸۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور عدی بن زید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے:

عَنِ الْمَرْءِ لَا تَسْأَلْ وَسَلْ عَنْ قَرِيْنِهٖ
فَكُلُّ قَرِيْنٍ بِالْمُقَارَنِ يَقْتَدِيْ!!
اِذَا كُنْتَ فِيْ قَوْمٍ فَصَاحِبْ خِيَارَهُمْ
وَلَا تَصْحَبْ الْاَرْدٰى فَتَرْدٰى بِالرَّدِيْ

(۱) آدمی کے بارے میں پوچھنے سے پہلے اس کے دوست کے بارے میں پوچھ' کیونکہ آدمی اپنے دوست و ہم نشیں کی پیروی کیا کرتا ہے۔ (یعنی آدمی اپنے دوست کی وجہ سے پہچانا جاتا ہے۔) تو لوگ اس کو بھی اچھا جانیں گے اور اگر دوست برا ہو گا تو لوگ اسے بھی برا جانیں گے۔

(۲) جب تو لوگوں میں مل جل کر رہے تو ان میں سے بہتر شخص کو اپنا ساتھی بنا اور گھٹیا کو ہم نشیں نہ بنا کیونکہ گھٹیا تجھے بھی ہلاک کر دے گا۔[1]

ہم تو ڈوبے تھے صنم
تم کو بھی لے ڈوبیں گے ہم

اور المنتصر بن بلال رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے:

يَزِيْنُ الْفَتٰى فِيْ قَوْمِهٖ وَ يَشِيْنُهٗ
وَ فِيْ غَيْرِهِمْ اَخْدَانُهٗ وَمُدَاخِلُهٗ!
لِكُلِّ امْرِيءٍ شَكْلٌ مِنَ النَّاسِ مِثْلُهٗ
وَكُلُّ امْرِءٍ يَهْوِيْ اِلٰى مَنْ يُشَاكِلُهٗ

(روضۃ العقلاء: ص ۱۰۹)

(۱) آدمی اپنی قوم میں یا تو محمود ہو گا یا مذموم کیونکہ غیر' اس کے دوست بھی ہوتے ہیں اور دشمن بھی ہو سکتے ہیں۔

---

[1] ادب الدنیا والدین: ص ۱۶۷۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲ سب لوگوں میں انسان کے ہم شکل (ہم جنس) ہوتے ہیں اور ہر آدمی اپنے ہم جنس کی طرف مائل ہوتا ہے۔

اور آپ ﷺ نے فرمایا ہے:

((اَلْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ))[1]

"یعنی روحیں جکڑے ہوئے لشکر ہیں جو آپس میں متعارف ہو گئیں، محبت کرنے لگیں اور جو ناواقف رہیں وہ کنارہ کش ہو گئیں۔"

امام خطابی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ الْاَجْسَادَ الَّتِیْ فِیْهَا الْاَرْوَاحُ تَلْتَقِیْ فِی الدُّنْیَا، فَتَأْتَلِفُ وَ تَخْتَلِفُ عَلٰی حَسْبِ مَا جُعِلَتْ عَلَیْهِ مِنَ التَّشَاكُلِ اَوِالتَّنَافُرِ فِی بَدْءِ الْخِلْقَةِ وَلِذٰلِكَ تَرَی الْبَرَّا الْخَیِّرَ یُحِبُّ شَكْلَهٗ وَیَحِنُّ اِلٰی تَرِبِّهٖ وَیَنْفِرُ عَنْ ضِدِّهٖ وَ كَذٰلِكَ الرَّهْقُ الْفَاجِرُ یَأْلَفُ شَكْلَهٗ وَ یَسْتَحْسِنُ فِعْلَهٗ وَیَنْحَرِفُ عَنْ ضِدِّهٖ))[2]

"یقیناً وہ جسم جن میں روحیں پڑ جاتی ہیں، وہ دنیا میں ایک دوسرے سے ملتے ہیں تو پیدائش کے شروع وقت میں جس قدر ان میں محبت یا نفرت پائی جاتی تھی، اسی قدر الفت یا نفرت کرتے ہیں۔ اسی لیے آپ دیکھتے ہیں کہ نیکوکار بھلے لوگ اپنے ہم جنس سے محبت کرتے ہیں اور ان کے آگے مہربان ہو جاتے ہیں اور اپنے مخالفوں سے نفرت کرتے ہیں۔ اور اسی طرح اکھڑ بدکردار اپنے ہم جنس سے الفت کرتا ہے اور اس کے کاموں کو سراہتا ہے اور اپنے مخالف

---

[1] اخرجه مسلم: ۲۰۳۰/۴ ح ۲۶۳۸ من حدیث ابی ہریرة و علقه، البخاری عن عائشة (۳۶۹/۶ ح ۳۳۳۶)

[2] (معالم السنن: ۱۸۷/۷ بهامش المنذری)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے انحراف کرتا ہے۔[1]

ابن الجوزی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے:

"اس حدیث سے یہ بھی فائدہ حاصل ہوتا ہے کہ انسان جب اپنے دل میں کسی صاحب علم و فضل سے نفرت محسوس کرے تو اسے اس کی کرید کرنی چاہیئے اور اس نفرت کو ختم کرنے کے لیے کما حقہ کوشش کرنی چاہیئے تاکہ اس مذموم حرکت سے خلاصی حاصل کر سکے اور اسی طرح اس کے برعکس کے لیے بھی بہتر چارہ جوئی کرے۔"[2]

(۳) "تیرا نیک ہم نشیں تجھے تیرے عیب دکھلاتا ہے اور تیری کمزوریوں کی نشاندہی کرتا ہے اور تیری کوتاہیوں کی طرف تیری توجہ مبذول کراتا ہے اور تیری ذات اور تیرے اخلاق میں جو جو کجرویاں (نقائص) ہیں ان سے آگاہ کرتا ہے۔"

لہٰذا تو ان عیوب کے علاج' اصلاح اور ازالہ کی طرف چل پڑے گا۔ اسی لیے ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات میں یہ بات دیکھتے ہیں کہ آپ نے مؤمن کو اپنے بھائی کے عیوب کی نشاندہی کرنے کی بنا پر "آئینہ" سے تشبیہ دی ہے جس میں انسان اپنے ظاہری نقائص دیکھتا ہے۔ لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْمُؤْمِنُ مِرَاۃُ الْمُؤْمِنِ))[3]

"یعنی مؤمن' (دوسرے) مؤمن کے لیے آئینہ ہے۔"

لہٰذا مؤمن اپنے بھائی کے لئے آئینہ ہے جس میں وہ اپنے حقیقی اور معنوی عیوب

---

[1] اس حدیث کی توضیح مختصراً اردو میں شرح بخاری میں نواب وحید الزمان نے جو فرمائی ہے وہ لائق تحریر ہے۔ (محمد اسلم)

[2] (دلیل الفالحین ۶۲۳۷/۲۰ والفتح ۳۷۰/۶)

[3] رواہ ابو داؤد ۲۱۷/۵ ح ۱۸۳۹ من حدیث ابی ہریرہ وحسنہ العراقی فی تخریج الاحیاء ۱۸۲/۲ وابن حجر فی بلوغ المرام باب الترغیب فی مکارم الاخلاق۔ والالبانی فی الصحیحۃ رقم (۹۲۶) و صحیح سنن ابی داؤد ۹۲۹/۳) و صحیح سنن ابی داؤد ۹۲۹/۳

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھ سکتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کا بھائی اسے کچھ ایسی چیزیں دکھا سکتا ہے جن سے وہ خود مطلع نہیں ہوتا اور نہ ہی ان کا ادراک کر سکتا ہے کیونکہ آدمی آئینہ کے بغیر جب اپنے ظاہری عیوب سے مطلع نہیں ہو سکتا بلکہ انہیں آئینہ کے اندر ہی دیکھ سکتا ہے (اسی طرح مؤمن اپنے عیوب کو دوسرے مؤمن کے کردار کے حوالہ سے دیکھ سکتا ہے) نیز اہل خیر کے درمیان عیوب کا تبادلہ ایک روایتی اور مشہور مسلک ہے۔

امام حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"مؤمن اپنے بھائی کے لیے آئینہ ہے۔ اگر وہ اس میں کوئی ناپسند بات دیکھتا ہے تو اس کی اصلاح کر دیتا ہے اور اس کو بالکل سیدھا کر دیتا ہے اور چھپی اور ظاہری حالت میں اس کو مقید رکھتا ہے اور اس کی حفاظت کرتا ہے۔"[1]

④ تیرے بھلے ہم نشیں تجھے دوسرے ایسے اشخاص سے ملائیں گے جن سے تجھے خاطر خواہ نفع حاصل ہو گا۔ جیسا کہ تُو اپنے ہم نشینوں سے فائدہ اٹھا رہا تھا۔ بہت سے اشخاص صرف ایک اہل خیر سے واقف ہوتے ہیں۔ اور تھوڑے ہی عرصہ میں اسی شخص کی وساطت سے صالحین کی کتنی جماعتوں سے واقف ہو جاتے ہیں پھر اس وجہ سے وہ کتنی بھلائیاں (نیکیاں) اپنے لیے سمیٹ لیتے ہیں۔

⑤ تو اپنے کردار کی غلطیوں سے واقف ہو گا اور اپنی عبادت کی غلطیوں پر بھی کیونکہ ان معاملات میں جب تیرے اعمال اور اطوار تیرے نیک ہم نشیں کے ساتھ مقابلہ کریں گے تو از خود درست ہو جائیں گے کیونکہ اس کے پاس علم اور (عبادات) کے ساتھ لگاؤ ہوتا ہے جس کی وجہ سے یہ تمام غلطیاں درست ہو جائیں گی۔

⑥ تو اپنے نیک ہم نشیں کی وجہ سے گناہ اور معصیت سے رک جائے گا۔ کیونکہ جب تو اس کے ساتھ بیٹھے گا تو اس کی مجلس کا طرز تیرے اندر یہ واعیہ پیدا کر دے گا اور تو اپنے نیک ساتھی کی صحبت عزت اور مرتبہ کا خیال کرتے ہوئے برائی اور نافرمانی سے

---

[1] کتاب الاخوان لابن ابی الدنیا ص ۱۳۱۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دور رہے گا...... یہ وقتی طور پر برائی سے رکنا اور نافرمانی کو ترک کرنا، محرمات حرام کاریوں سے ہمیشہ کے لیے دور رہنے کا سبب بن جائے گا۔

﴿۷﴾ تیرا نیک ہم نشین بھلائی کے کاموں پر تیری رہنمائی کرے گا جس سے تجھے علمی طور پر نفع ہو گا..... یعنی جن ضروری کاموں سے تو غافل رہتا ہے یا سستی کرتا ہے ان کاموں پر تجھے آگاہ کرے گا اور بہت سے نوافل اور نیک کاموں کی طرف تیری رہنمائی کرے گا جس سے تیری نیکیوں میں اضافہ ہو گا اور جن حرام باتوں میں تو مبتلا ہو گا ان پر تجھے آگاہ کرے گا اور بچنے کی تلقین کرے گا اور بھلائی اور نیکی کے کاموں پر تیری حوصلہ افزائی کرے گا۔

﴿۸﴾ تو اپنے نیک ہم نشین کو علم، عبادت، دعوت اور کردار کے لحاظ سے بلند مرتبہ پائے گا اور نیکی کے میدان میں سبقت کرنے والا دیکھے گا تو یہ بات تیرے لیے دو وجہ سے بہتر اور نفع مند ثابت ہو گی۔

پہلی وجہ اپنے نفس اور عمل کے متعلق جو تیرے اندر خود پسندی پائی جاتی ہے وہ دور ہو گی کیونکہ تو اپنے سے بہتر شخص کا دن رات مشاہدہ کرے گا اور ان امور کے بارے میں فخر و خود پسندی بھی ختم ہو گی جن کے متعلق نبی کریم ﷺ اپنی امت پر ڈرتے رہے اور اس کو آپؐ نے سخت ترین گناہ شمار فرمایا، جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا ہے:

((لَوْ لَمْ تَكُوْنُوْا تُذْنِبُوْنَ لَخِفْتُ عَلَيْكُمْ مَاهُوَ اَشَدُّ مِنْ ذٰلِكَ الْعُجْبَ الْعُجْبَ)) [1]

"اگر تم گناہ نہ بھی کرو گے تو میں تم پر اس سے بھی سخت بات پر ڈرتا ہوں یعنی خود پسندی اور فخر سے۔"

---

[1] (اخرجه القضاعی فی مسند الشہاب (۳۲۰/۲) ح ۱۳۴۷ والبزاز فی مسنده کشف الاستار (۲۳۳/۴۔ ح ۳۶۳۳) وقال المنذری فی الترغیب (۲۰/۴) والہیثمی فی مجمع الزوائد (۲۶۹/۱۰) اسناده جید وحسنه الالبانی فی السلسلة الصحیحة :۶۵۸)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری وجہ یہ بات تیرے لیے اس قسم کے نیک اعمال میں رغبت کا سبب بن جائے گی لہٰذا تجھے علم حاصل کرنے کا ذوق شوق زیادہ ہو جائے گا اور عبادات کا اہتمام کرنے کا خاطر خواہ فائدہ ہو گا اور کردار میں بہتری بھی حاصل ہو گی وغیرہ۔

اور اسی لیے عثمان بن حکیم رحمہ اللہ نے کہا ہے "جو شخص دین میں تجھ سے بڑھ کر ہو اور دنیا میں کم درجہ رکھتا ہو، اس کو ہم نشیں بنا۔"[1]

﴿۹﴾ نیک لوگوں کی ہم نشینی سے وقت ضائع ہونے سے محفوظ رہتا ہے جو کہ اصل زندگی ہے اور یہ وقت تمام اعمال کی آماجگاہ ہے، انجام دہی کا ظرف ہے۔

﴿۱۰﴾ یقیناً نیک ہم نشیں تیری موجودگی اور عدم موجودگی میں تیری حفاظت کرے گا اور تیرا راز افشاء نہ کرے گا اور تیری عزت و حرمت کو پامال نہ کرے گا اور ان مقامات میں جہاں تجھے کسی دفاع کرنے والے کی ضرورت ہو گی وہاں تیرا دفاع بھی کرے گا۔

﴿۱۱﴾ بلاشبہ آدمی کے، نیک اور بھلے لوگوں کو دیکھ لینے سے اللہ کی یاد تازہ ہو جاتی ہے اور اس پر واقعات اور شریعت کی شہادت موجود ہے۔ جیسا کہ آپ علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا:

((اَوْلِيَاءُ اللّٰهِ تَعَالٰى الَّذِيْنَ اِذَا رُؤُوْا ذُكِرَ اللّٰهُ تَعَالٰى))[2]

"یعنی اللہ کے ولی وہ لوگ ہیں جن کو دیکھ کر اللہ یاد آ جائے۔"

ایک اور حدیث میں آپ نے فرمایا:

((اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِخِيَارِكُمْ؟ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ خِيَارُكُمُ الَّذِيْنَ اِذَا رُؤُوْا ذُكِرَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ))[3]

---

[1] الاخوان: ص ۱۲۵۔

[2] عزاہ السیوطی فی الجامع الصغیر للحکیم عن ابن عباس مرفوعا و حسنہ الالبانی فی صحیح الجامع رقم ۲۵۵۷)

[3] اخرجہ ابن ماجۃ فی سننہ: ۱۳۷۹/۲ ح ۴۱۱۹ من حدیث اسماء بنت یزید و حسن اسنادہ=

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"کیا میں تمہیں بہترین لوگوں کی خبر نہ دوں؟" صحابہ نے عرض کی: "کیوں نہیں! یا رسول اللہ!" آپ نے فرمایا: "تم میں بہترین لوگ وہ ہیں جن کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی ذات یاد آ جائے۔"

پس ان دونوں حدیثوں میں آپ ﷺ نے ثابت کر دیا کہ اولیاء اور نیک لوگوں کا دیکھنے والوں پر اثر ہوتا ہے اور جو ان کو دیکھ لے گا اسے اللہ یاد آ جائے گا۔ یہ صرف دیکھنے کی تاثیر ہے اور شاید کہ اس کا سبب یہ بھی ہو کہ دیکھنے والا ان میں ہدایت' نیکی کی شہرت اور ہیبت الٰہی دیکھتا ہے۔ نیز نورِ ایمان اور حسن سیرت کا بھی ان میں مشاہدہ کرتا ہے۔

جب یہ بات صرف دیکھنے سے ہی حاصل ہوتی ہے تو جو شخص ان کا ہم نشیں ہو اور ان سے مل جل کر رہے اس کا کیا حال ہو گا؟

اور اسی لیے موسیٰ بن عقبہ رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے:

"اگر میں اپنے کسی (نیک) بھائی کو دیکھ لیتا ہوں تو اس کی ملاقات کی برکت سے کئی دنوں تک عقل مند رہتا ہوں۔" [1]

اور جناب سفیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"جب کبھی میں اپنے کسی بھائی کو دیکھ لیتا ہوں تو اس کی ملاقات کی وجہ سے مہینہ بھر عقل مند رہتا ہوں۔" [2]

ابو سلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا ہے "جب میں عراق میں اپنے بھائی کو دیکھ لیتا ہوں تو اس کی زیارت کی وجہ سے ایک مہینہ کام کرتا رہتا ہوں۔" [3]

= البوصیری فی الزوائد: ۲۷۳/۳۔ وله شواهد منها عن عبدالرحمن بن غنم وعبادة بن الصامت و عبدالله بن عمر و ابن عمرو و ابن عباس وغیرهم۔

[1] روضة العقلاء: ص ۹۲۔

[2] حوالہ مذکور: ص ۹۳۔ [3] حوالہ مذکور ص ۹۲۔

12962

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿۱۴﴾ نیک اور بھلے ہم نشیں آسودگی میں تیری زینت اور انس و محبت کا ذریعہ ہیں اور مصیبت و آزمائش میں اس سے نپٹنے کے لیے تجھے تیار کرنے کا موجب ہیں۔؟

"درحقیقت وہ تیری مشکلات کو حل کرنے اور تیرے غم و حزن میں تخفیف کرنے کے لیے بہتر مددگار ہیں۔ ان کی آراء اور مشوروں سے تیرا دل روشن ہو جائے گا۔ خصوصاً جب تجھے پریشانیاں غمزدہ کر دیں اور تجھ پر ترقی کے راستے تنگ ہو جائیں اور رستوں پر چلنا (زندگی کے غم) تجھے تھکا دیں تو نیک ہم نشیں تیرے مونس و غم خوار ہوں گے۔"

ایک دفعہ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں کے پاس آئے تو کہنے لگے کہ "تم میرے غم کا مداوا ہو۔"[1]

اور اکثم بن صیفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"دوستوں کی ملاقات سے غم چھٹ جاتے ہیں۔"[2]

اور سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے:

"سچے دوستوں کو منتخب کرو اور ان کی دوستی میں زندگی بسر کرو کیونکہ آسودگی میں وہ تیری زینت ہیں اور مصیبت میں تیری ڈھارس ہیں۔"[3]

سیدنا علی بن ابی طالب نے فرمایا:

"نیک بھائیوں کے ساتھ رہو کیونکہ دنیا و آخرت میں تمہاری ڈھارس ہیں۔"[4]

ایک آدمی نے داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ سے کہا:

مجھے کوئی وصیت فرمائیے' فرمایا: پرہیز گاروں سے دوستی کر لو کیونکہ وہ تمام دنیا والوں سے کم تجھ پر بوجھ ڈالیں گے اور سب سے زیادہ تیرے مددگار ہوں گے۔[5]

---

[1] روضة العقلاء: ص ۹۲۔

[2] الاخوان لابن ابی الدنیا: ص ۱۵۵۔

[3] حوالہ مذکورہ ص ۱۱۶۔ والمتحابین فی اللہ للمقدسی: ص ۳۱) و روضة العقلاء: ص ۹۰۔

[4] احیاء علوم الدین ۲/۱۶۰۔ [5] کتاب الاخوان: ص ۱۳۳۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شبیب بن شیبہ رحمہ اللہ نے فرمایا: ”دنیا کی تمام کمائیوں سے بڑھ کر مخلص دوست ہیں جو کہ آسودگی میں باعث زینت ہیں اور مصیبت و آزمائش میں ڈھارس ہیں اور حسن معاشرت میں مددگار ہیں۔“[1]

کسی حکیم نے کہا ہے:

”دیندار، خاندانی، صاحب رائے اور مؤدب ہم نشینوں کا انتخاب کر کیونکہ ضرورت کے وقت وہ تیرے حمائتی ہوں گے، اور مصیبت کے وقت تیرے بازو بنیں گے اور وحشت کے وقت تیرے مونس و غم خوار ہوں گے اور عافیت کے وقت تیرے لیے باعث زینت ہوں گے۔“[2]

اور عبدالعزیز الابرش رحمہ اللہ نے فرمایا ہے:

اِسْتَكْثِرَنَّ مِنَ الْإِخْوَانِ اِنَّهُمْ
خَيْرٌ لِكَانِزِهِمْ مِنَ الذَّهَبِ
كَمْ مِنْ أَخٍ لَوْ نَابَتْكَ نَائِبَةٌ
وَجَدْتَهُ خَيْرًا مِنْ أَخِي النَّسَبِ[3]

نیک اور لائق دوست زیادہ بنا لے کیونکہ وہ جمع کرنے والوں کے لیے سونے سے بہتر ہوتے ہیں۔ کتنے ہی ایسے دوست ہیں کہ اگر تجھے کوئی مصیبت آ پڑے تو تو انہیں حقیقی بھائیوں سے بھی زیادہ بہتر پائے گا۔

اور مہدی بن سابق رحمہ اللہ نے فرمایا ہے:

تَكَثَّرْ مِنَ الْإِخْوَانِ مَا اسْتَطَعْتَ فَإِنَّهُمْ
عِمَادٌ إِذَا اسْتَنْجَدْتَهُمْ وَظُهُورُ

---

[1] کتاب المتحابین فی اللہ: ص ۳۰۔

[2] ادب الدنیا والدین: ۱۶۷۔

[3] روضۃ العقلاء: ص ۹۳۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جتنا ہو سکے مخلص اور نیک دوست بنا لے کیونکہ جب تُو ان کو مدد کے لیے آواز دے گا تو وہ تیرے لیے ستون اور پشت پناہ بن جائیں گے۔[1]

(۱۳) اہل خیر کے ساتھ تیری ہم نشینی و اخوت تیرے لیے ان لوگوں میں داخل ہونے کی ضمانت بن جائے گی' جن پر قیامت کے دن نہ کوئی خوف ہو گا اور نہ وہ غم کھائیں گے۔

اسی طرح یہ اور دوستی کی ہمیشگی ختم نہ ہونے کی بھی ضمانت ہے' جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ اَلْاَخِلَّاءُ یَوْمَئِذٍ بَعْضُھُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِیْنَ. یَا عِبَادِ لَاخَوْفٌ عَلَیْکُمُ وَلَا اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ﴾ (الزخرف: ۶۷-۶۸)

"اور وہ دن جب آئے گا تو متقین کو چھوڑ کر باقی سب دوست ایک دوسرے کے دشمن ہو جائیں گے۔ (اس وقت اللہ کریم فرمائیں گے) اے میرے بندو! آج تمہارے لیے کوئی خوف نہیں اور نہ تمہیں کوئی غم لاحق ہو گا۔"

(۱۴) بلاشبہ آپ نیک ہم نشینوں کی غائبانہ دعاؤں سے اپنی زندگی میں اور مرنے کے بعد بھی نفع حاصل کرتے رہیں گے۔ کیونکہ نیک لوگوں کی یہ عادت ہے کہ وہ ایک دوسرے کے لیے دعائیں کیا کرتے ہیں اور آپ علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا:

((دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِاَخِیْهِ بِظَھْرِ الْغَیْبِ مُسْتَجَابَةٌ. عِنْدَ رَاْسِهٖ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ کُلَّمَا دَعَا لِاَخِیْهِ بِخَیْرٍ قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهٖ اٰمِیْنَ وَلَكَ بِمِثْلٍ))[2]

"مسلمان آدمی کی اپنے بھائی کے لیے غائبانہ دعا قبول کی جاتی ہے۔ دعا کرنے والے کے سر کے پاس ایک فرشتہ مقرر ہوتا ہے' جب بھی وہ اپنے بھائی کے لیے کوئی دعائے خیر کرتا ہے تو مقرر کیا ہوا فرشتہ آمین کہتے ہوئے یہ بھی کہتا

---

[1] حوالہ مذکور: ۹۳۔

[2] رواہ مسلم: ۲۰۹۴/۴۔ ح۔ ۲۷۳۳ عن ام الدرداء۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ ”تجھے بھی یہ سب کچھ ملے۔“

عبیداللہ بن حسن رحمۃ اللہ علیہ نے ایک آدمی کو کہا۔ زیادہ سے زیادہ نیک دوست بنا لے' کیونکہ جب تجھے موت آئے گی تو یہ تیرے لیے دعائے خیر کریں گے۔[1]

اسی طرح کی ایک دلچسپ بات خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تاریخ میں الطیب بن اسماعیل کے ضمن میں ذکر کی ہے (اور یہ مشہور قاری تھے) کہ ان کے پاس ایک صحیفہ تھا جس میں ان کے تین سو دوستوں (کے نام) لکھے ہوئے تھے' جن کے لیے وہ ہر رات دعائے خیر کیا کرتے تھے۔ ایک رات یہ دعا کیے بغیر سو گئے تو انہیں نیند میں کہا گیا: ”اے ابا حمدون! (یہ ان کی کنیت تھی) آج تو نے اپنے دیئے (چراغ) روشن کیوں نہیں کیئے؟“ وہ اٹھ بیٹھے۔ چراغ روشن کیا' صحیفہ لیا اور ایک ایک کے لیے دعائے خیر کی یہاں تک کہ فارغ ہوئے۔[2]

(15) ”اہل خیر کی مجلسوں سے انسانی اور جناتی شیاطین بھاگ جاتے ہیں۔“

یعنی نیک لوگوں کی صحبت اور ہم نشینی شیطانی وساوس و تکالیف سے بچنے کے لیے ایک مضبوط قلعہ ہے' اس کے برعکس بدکردار لوگوں کی مجالس ان شیطانوں کا ٹھکانہ ہوتی ہیں۔

اسی طرح جب آدمی اکیلا یا الگ تھلگ ہوتا ہے تو وہ اُن گھٹیا وساوس اور گمراہ کن افکار کا نشانہ بن جاتا ہے جو شیطان اس کی طرف بھیجتا ہے۔ اسی لیے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

((عَلَيْكَ بِالْجَمَاعَةِ فَإِنَّمَا يَأْكُلُ الذِّئْبُ الْقَاصِيَةَ))[3]

---

[1] کتاب الاخوان: ص ۱۱۳۔

[2] تاریخ بغداد: ۹/۳۶۱۔

[3] اخرجه احمد: ۵/۱۹۶' ۶/۴۴۶) و ابوداؤد (۱/۳۷۔ ح۔۵۴۷)والنسائی(۲/۱۰۶) وحسنه الالبانی فی صحیح ... سنن (۱/۱۸۰)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"یعنی جماعت کے ساتھ مل کر رہو کیونکہ بھیڑیا دور ہٹی ہوئی بکری کو ہی کھاتا ہے۔"

(۱۶) صرف اللہ کو راضی کرنے کے لیے نیک لوگوں کی ہم نشینی' ان سے سچی دوستی اور ان کی زیارت کرنا' اللہ کی محبت حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ جیسا کہ حدیث قدسی میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى وَجَبَتْ مَحَبَّتِيْ لِلْمُتَحَابِّيْنَ فِيَّ وَالْمُتَجَالِسِيْنَ فِيَّ وَالْمُتَزَاوِرِيْنَ فِيَّ وَالْمُتَبَاذِلِيْنَ فِيَّ)) [1]

"اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میری محبت ان لوگوں کے لیے واجب ہو چکی ہے جو صرف مجھے خوش کرنے کے لیے محبت کرنے والے ہوں' یا میری رضاجوئی کے لیے ہم نشیں بنے ہوں' یا ایک دوسرے کی زیارت کرنے والے ہوں یا ایک دوسرے پر خرچ کرنے والے ہوں۔"

ان مذکورہ الفاظ کو امام مالک رحمہ اللہ نے سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے بیان کیا ہے اور امام احمد رحمہ اللہ نے عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے ان الفاظ میں ذکر کیا ہے:

((قَدْ حَقَّتْ مَحَبَّتِيْ لِلَّذِيْنَ يَتَحَابُّوْنَ مِنْ اَجْلِيْ' وَقَدْ حَقَّتْ مَحَبَّتِيْ لِلَّذِيْنَ يَتَزَاوَرُوْنَ مِنْ اَجْلِيْ وَ قَدْ حَقَّتْ مَحَبَّتِيْ لِلَّذِيْنَ يَتَبَاذَلُوْنَ مِنْ اَجْلِيْ وَقَدْ حَقَّتْ مَحَبَّتِيْ لِلَّذِيْنَ يَتَصَادَقُوْنَ مِنْ اَجْلِيْ)) [2]

---

[1] مؤطا مالك (۹۵۳/۲) و صَحَّحَ اسناده' ابن عبدالبر' والنووی فی رياض الصالحين رقم : ۳۸۷۔ والمنذری فی الترغيب و الترهيب (۲۴۰/۳) و قال الالبانی : صحيح ۔ صحيح الجامع رقم :۴۳۳۱

[2] قال المنذری فی الترغيب (۴۷/۴) رواه احمد رواته ثقات والطبرانی فی الثلاثة۔ واللفظ له والحاكم وقال صحيح الاسناد۔ وقال الدمياطی فی المتجرالرابح ص ۵۳۵۔ رواه احمد با سناد صحيح۔ ورواه احمد ايضًا ض عبادة بن الصامت بسند صححه المنذری و الدمياطی فی الموضعين المشاراليهما۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"یعنی میری محبت ان لوگوں کے لیے ثابت ہو چکی ہے جو میری وجہ سے (یعنی صرف مجھے خوش کرنے کے لئے) آپس میں محبت کرتے ہیں۔ اور ان کے لیے بھی ثابت ہو چکی ہے جو صرف میری وجہ سے ایک دوسرے کی زیارت کرتے ہیں۔ اور ان کے لیے بھی جو صرف میری وجہ سے ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں۔ اور ان کے لیے بھی جو صرف میری وجہ سے ایک دوسرے سے سچ بولتے ہیں یا دوستی رکھتے ہیں۔"

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں:

((اَنَّ رَجُلاً زَارَ اَخًا لَّهُ فِيْ قَرْيَةٍ اُخْرٰى فَاَرْصَدَا اللّٰهُ لَهُ عَلٰى مَدْرَجَتِهٖ مَلَكًا۔ فَلَمَّا اَتٰى عَلَيْهِ قَالَ' اَيْنَ تُرِيْدُ؟ قَالَ اُرِيْدُ اَخًا لِيْ فِيْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ قَالَ هَلْ لَّكَ عَلَيْهِ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا قَالَ لَا' غَيْرَ اَنِّيْ اَحْبَبْتُهٗ فِي اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ قَالَ فَاِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكَ بِاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَبَّكَ كَمَا اَحْبَبْتَهٗ فِيْهِ)) [1]

"یعنی ایک آدمی کسی دوسری بستی میں اپنے کسی بھائی کی زیارت کے لیے جا رہا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتے کو اس کے راستے پر بٹھا دیا۔ جب وہ آدمی وہاں پہنچا تو فرشتے نے اس سے پوچھا: "تو کہاں جانا چاہتا ہے؟" اس نے جواب دیا: "اس بستی میں میرا ایک بھائی ہے' میں اسے ملنے جا رہا ہوں۔" فرشتے نے کہا: "کیا اس کا تجھ پر کوئی احسان ہے؟ جس کا تو بدلہ دینا چاہتا ہے۔" اس نے جواب دیا: "نہیں! صرف اس لیے کہ میں اس سے اللہ کی رضا کے لیے محبت

---

[1] رواہ مسلم (اخرجہ مسلم کتاب البر والصلہ باب فضل الحب فی اللہ (۱۹۸۸/۴) ح ۔ ۲۵۶۷۔
حدیث میں وارد لفظ ارضد کا مطلب ہے کہ بٹھا دیا اُسے کہ وہ نگرانی کرے اُس کی اور مدرجہ جیم اور راء کی فتح سے مطلب ہے رستہ۔ اس کا یہ نام اس لیے رکھا گیا ہے کیونکہ لوگ اُس سے گذرتے اور چلتے ہیں اور تَرُبُّھَا کا معنی ہے کہ تو اُس کی اصلاح چاہتا ہے اور اِس وجہ سے اُس کی طرف جا رہا ہے بحوالہ شرح النووی لمسلم (۱۴/۱۲۴)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتا ہوں۔" فرشتے نے کہا: "میں تیری طرف اللہ کا قاصد بن کر یہ پیغام لایا ہوں کہ جس طرح تو صرف اللہ کے لیے اس سے محبت کرتا ہے اللہ بھی تجھ سے محبت کرتا ہے۔"

﴿۱۷﴾ نیک لوگوں کی مجلسیں اللہ کے ذکر کی مجلسیں ہوتی ہیں .... اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ اِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَ غَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَ نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَ ذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهُ))[1]

"یعنی کوئی قوم ایسی نہیں جو بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرتی ہو مگر ان کو فرشتے گھیر لیتے ہیں اور ان کو رحمت ڈھانپ لیتی ہے اور ان پر سکینت اترتی ہے اور اللہ تعالیٰ ان کا اپنے فرشتوں میں ذکر کرتا ہے۔"

اور آپ علیہ الصلاۃ والسلام نے یہ بھی فرمایا ہے:

((مَا مِنْ قَوْمٍ اجْتَمَعُوْا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ وَلَا يُرِيْدُوْنَ بِذٰلِكَ اِلَّا وَجْهَهُ اِلَّا نَادَاهُمْ مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ اَنْ قُوْمُوْا مَغْفُوْرًا لَكُمْ قَدْ بُدِّلَتْ سَيِّاٰتُكُمْ حَسَنَاتٍ))[2]

"جو لوگ جمع ہو کر اللہ کا ذکر کرتے ہیں اور اس سے صرف اللہ کی رضا چاہتے ہیں، آسمان سے ایک منادی کرنے والا (فرشتہ) اعلان کرتا ہے "اے لوگو! کھڑے ہو جاؤ تمہیں بخش دیا گیا ہے اور تمہاری برائیاں نیکیوں میں تبدیل کر دی گئی ہیں۔"

﴿۱۸﴾ آدمی، اللہ کی رضا کے لیے اپنے بھائیوں کی زیارت کی وجہ سے خوشدل ہوتا اور اس کا چلنا مبارک ہوتا ہے اور جنت میں اسے بڑے بڑے مرتبے حاصل ہوں گے۔

---

[1] صحیح مسلم (۲۰۷۴/۴ ح ۲۷۰۰)

[2] رواہ احمد (۱۴۲/۳) وقال الالبانی هذا اسناد حسن ان شاء الله (الصحيحة : ۲۲۱۰) و ذكره فی صحيح الجامع بنوه و صححه : ۹۸۱/۲۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ عَادَ مَرِيْضًا اَوْ زَارَ اَخًا لَهٗ فِي اللّٰهِ۔ نَادَاهُ مُنَادٍ اَنْ طِبْتَ وَ طَابَ مَمْشَاكَ وَتَبَوَّأْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا)) [1]

"جس نے کسی مریض کی عیادت کی یا اپنے کسی اللہ واسطے کے (دینی) بھائی کی ملاقات کو گیا اُسے ایک آواز دینے والا (فرشتہ) آواز دیتا ہے تو اچھا ہے اور تیرا چلنا اچھا ہے اور تو نے جنت میں "ایک منزل پر اپنا ٹھکانہ بنالیا ہے۔"

اور سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَا مِنْ عَبْدٍ اَتٰى اَخَاهُ يَزُوْرُهٗ فِي اللّٰهِ اِلَّا نَادَاهُ مُنَادٍ مِّنَ السَّمَاءِ اَنْ طِبْتَ وَ طَابَتْ لَكَ الْجَنَّةُ، وَاِلَّا قَالَ اللّٰهُ فِيْ مَلَكُوْتِ عَرْشِهٖ عَبْدِيْ زَارَ فِيَّ وَ عَلَيَّ قِرَاهُ فَلَمْ يَرْضَ لَهٗ بِثَوَابٍ دُوْنَ الْجَنَّةِ)) [2]

"کوئی ایسا بندہ نہیں جو اپنے بھائی کے پاس آئے اور صرف اللہ کی رضا کے لیے اس کی زیارت کرے مگر آسمان سے اس کو ایک پکارنے والا آواز دیتا ہے

---

[1] اخرجه الترمذی و ابن ماجة من حدیث ابی ہریرة رضی اللّٰہ عنه۔
جامع الترمذی۔ کتاب البر والصلة : باب ماجاء فی زیارة الاخوان ۳۶۵/۳ ۔ ح ۲۰۰۸ سنن ابن ماجه۔ کتاب الجنائز : باب ماجاء فی ثواب من عاد مریضًا ۴۶۴/۱ ۔ ح ۱۴۴۳ و لیس عنده "أو زار أخا له فی الله" قال الترمذی هذا حدیث حسن غریب و صححه ابن حبان (موارد الظمان ۔ ح ۷۱۲) و حسنه الالبانی فی صحیح جامع الترمذی ۱۹۵/۲ عن ابی ہریرة

[2] (رواه البزار (کشف الاستار عن زوائد البزار کتاب البر والصلة باب الزیارة (۳۸۸/۲۔ ح ۱۹۱۸) و ابو یعلٰی (مسند ابی یعلی (۱۶۶/۷۔ ۴۱۴۰۔ قال المنذری فی الترغیب (۲۳۹/۳) والدمیاطی فی المتجر الرابح ص ۵۳۴) رواه البزار وابویعلٰی باسناد جید وقال الهیثمی فی مجمع الزوائد ۱۷۳/۸۔ رواه البزار وابو یعلٰی ورجال ابی یعلٰی رجال الصحیح غیر میمون بن عجلان و هوثقة۔)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ تو خوش ہو اور تجھے جنت مبارک ہو اور یا فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے عرش کے فرشتوں میں اعلان کرتا ہے کہ میرے بندے نے میری رضا کے لیے زیارت کی ہے لہٰذا میرے ذمہ اس کی مہمان نوازی ہے اور میں جنت کے سوا اس کے لیے اور کوئی ثواب پسند نہیں کرتا۔"

اور سیدنا انس رضی اللہ عنہ ہی نبی کریم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

((اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِرِجَالِكُمْ فِي الْجَنَّةِ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ فِي الْجَنَّةِ وَالصِّدِّيْقُ فِي الْجَنَّةِ وَالرَّجُلُ يَزُوْرُ اَخَاهُ فِيْ نَاحِيَةِ الْمِصْرِ لَايَزُوْرُهُ اِلَّا لِلّٰهِ فِي الْجَنَّةِ))[1]

"یعنی میں تمھیں تمہارے جنتی مردوں کی خبر نہ دوں؟" صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: "کیوں نہیں یا رسول اللہ!۔" آپ نے فرمایا: "نبی جنت میں ہوں گے، صدیق جنت میں ہوں گے اور وہ آدمی بھی جنت میں ہو گا جو شہر کے کسی کونے میں رہنے والے اپنے بھائی کی زیارت صرف اللہ کی رضا کے لیے کرتا ہے۔"

﴿۱۹﴾ علی ہذا القیاس نیک ہم نشیں ہر لحاظ سے آپ کے دین اور دنیا کے لیے نفع مند ہے۔ جیسا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

((اَلْمُؤْمِنُ اِنْ مَاشَيْتَهُ نَفَعَكَ وَاِنْ شَاوَرْتَهُ نَفَعَكَ وَاِن شَارَكْتَهُ نَفَعَكَ وَكُلُّ شَيْءٍ مِنْ اَمْرِهِ مَنْفَعَةٌ))[2]

"یعنی مؤمن کے پاس اگر تو چل کر جائے تو وہ تجھے نفع دے گا، اگر تو اس سے

---

[1] رواہ الطبرانی و فی آخرہ زیادۃ)) (المعجم الصغیر للطبرانی ۴۶/۱ قال الدمیاطی فی المتجر الرابح ص ۳۴۵ اسنادہ جید ان شاء اللہ واخرجہ الطبرانی ایضا بلفظ مقارب من حدیث کعب بن عجرۃ فی المعجم الکبیر ۱۴۰/۱۹۔ ح ۔ ۳۰۷ و حسنہ الالبانی فی صحیح الجامع رقم: ۲۶۰۴۔

[2] رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ ۱۲۹/۸ و قال ثابت صحیح عن النبی صلی اللہ علیہ و سلم من حدیث ابن عمر۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشورہ کرے گا تو وہ تجھے نفع دے گا اگر تو اس سے شراکت کرے گا تو وہ تجھے نفع دے گا حتیٰ کہ اس کے ہر کام میں نفع ہی نفع ہے۔"

اور آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا ہے:

((مَثَلُ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ النَّخْلَةِ مَا اَخَذْتَ مِنْهَا مِنْ شَيْءٍ نَفَعَكَ)) [1]

"یعنی مؤمن کی مثال کھجور کے درخت جیسی ہے کہ تو اسکی جو بھی چیز حاصل کرے گا وہ تجھے نفع دے گی۔"

(۲۰) اور نیک لوگوں کی ہم نشینی کا یہ بھی فائدہ ہوتا ہے کہ صرف اللہ کے لیے محبت کرنے میں رہنمائی ملتی ہے۔ جس طرح محبت سے ہم نشینی پیدا ہوتی ہے' اسی طرح ہم نشینی سے محبت پیدا ہوتی ہے۔

اللہ کے لیے محبت کرنے کے بہت زیادہ ثمرات ہیں اور لوگوں پر اس کے بڑے اثرات ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اس کا عظیم اجر اور بہت زیادہ ثواب رکھا ہے۔

اس کے کثرت فضائل اور متعدد اثرات کی بنا پر میں اسے آئندہ الگ باب میں ذکر کرتا ہوں۔

---

[1] رواہ الطبرانی فی الکبیر ۴۱/۱۲ من حدیث ابن عمرو و صححہ' الالبانی فی صحیح الجامع ۵۸۴۸) اصل حدیث صحیحین میں ان الفاظ کے ساتھ ہے کہ درختوں میں سے ایک درخت ہے جس کے پتے نہیں گرتے وہ مسلمان کی طرح ہے تم مجھے بتاؤ کہ وہ کون سا ہے ...... پھر فرمایا وہ کھجور ہے۔"

صحیح بخاری (۱/۱۴۵ ح ۶۱) صحیح مسلم (۴/۲۱۶۴ ح ۲۸۱۱)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب سوم

اللہ کے لئے محبت کے ثمرات وفضائل

(الف) صرف اللہ ہی کے لیے کسی سے محبت کرنا اللہ کی بندے سے محبت کا سبب ہے جیسا کہ کچھ پیچھے آپ علیہ الصلوۃ والسلام کا فرمان گزرا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

((وَجَبَتْ مَحَبَّتِیْ لِلْمُتَحَابِّیْنَ فِیَّ وَالْمُتَجَالِسِیْنَ فِیَّ))

"میری وجہ سے آپس میں محبت کرنے والوں کے لیے اور باہم مل بیٹھنے والوں کے لیے میری محبت واجب ہو چکی۔"

اور فرشتے کا اس آدمی سے کہنا' جو اللہ کی رضا کی خاطر اپنے بھائی سے ملاقات کرنے جا رہا تھا:

((اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكَ بِاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَبَّكَ كَمَا اَحْبَبْتَهٗ فِیْهِ))

"میں تیری طرف اللہ کا بھیجا ہوا (فرشتہ) ہوں کہ اللہ بھی تجھ سے محبت کرتا ہے' جس طرح تو اپنے بھائی سے صرف اسی کی رضا کیلئے محبت کرتا ہے۔"

اور سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ مرفوعاً بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا مِنْ رَجُلَیْنِ تَحَابَّا فِی اللّٰهِ بِظَهْرِ الْغَیْبِ اِلَّا كَانَ اَحَبُّهُمَا اِلَى اللّٰهِ اَشَدُّهُمَا حُبًّا لِصَاحِبِهٖ))[1]

---

[1] رواه الطبرانی (فی المعجم الاوسط کمافی مجمع الزوائد (۱۰/۲۷۶) و قال المنذری فی الترغیب (۴/۳۶) رواه الطبرانی باسناد جید قوی

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"جو بھی دو آدمی اللہ کی رضا کے لیے غائبانہ میں ایک دوسرے سے محبت کریں گے تو جو اُن میں سے اپنے ساتھی سے زیادہ محبت کرنے والا ہو گا وہ اللہ کا زیادہ محبوب ہو گا۔"

(ب) اللہ تعالیٰ اس کی رضا کے لیے آپس میں محبت کرنے والوں پر اس دن سایہ کرے گا جس دن اس کے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہ ہو گا۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

((سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهُ فَذَكَرَ مِنْهُمْ وَ رَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ اِجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَ تَفَرَّقَا عَلَيْهِ)) [1]

"سات قسم کے لوگ ایسے ہیں کہ جن کو اللہ اس دن اپنے عرش کا سایہ مہیا کرے گا جس دن اس کے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہو گا (آپؐ نے ان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا) دو ایسے آدمی جنھوں نے صرف اللہ کی خاطر آپس میں محبت کی، اکٹھے ہوئے تو اس کی رضا کے لیے، جدا ہوئے تو اس کی رضا کے لیے۔"

اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَيْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِيْ۔ اَلْيَوْمَ اُظِلُّهُمْ فِيْ ظِلِّيْ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلِّيْ)) [2]

"بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا، کہاں ہیں میرے جلال کا احترام کرتے ہوئے باہم محبت کرنے والے؟ آج میں انہیں اپنے (عرش کے) سائے میں جگہ دوں گا، جبکہ میرے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ ہی نہیں ہے۔"

(ج) اللہ کے لیے محبت اور اللہ کے لیے نفرت بندے کے ایمان کے کمال کی

---

[1] صحیح البخاری ۲/۱۴۳، ح ۶۶۰ و صحیح مسلم ۲/۷۱۵، ح ۱۰۳۱۔

[2] صحیح مسلم ۴/۱۹۸۸، ح ۲۵۶۶۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامت ہے۔ سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ اَحَبَّ لِلّٰهِ وَاَبْغَضَ لِلّٰهِ وَ اَعْطٰى لِلّٰهِ وَ مَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدِاسْتَكْمَلَ الْاِيْمَانَ))[1]

"جس نے اللہ ہی کے لیے محبت کی اور اللہ ہی کے لیے نفرت کی' اللہ ہی کے لیے دیا اور اللہ ہی کے لیے ہاتھ کو روکا' اس نے اپنے ایمان کو مکمل کر لیا۔"

(د) اللہ ہی کے لیے' محبت کرنا ایمان کی مٹھاس کو پا لینے کا سبب ہے۔ جیسا کہ صحیحین میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الْاِيْمَانِ' اَنْ يَكُوْنَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَاَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهٗ اِلَّا لِلّٰهِ وَاَنْ يَكْرَهَ اَنْ يَعُوْدَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْقَذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ اَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ))[2]

"تین عمل ایسے ہیں' جس میں یہ ہوں گے' ان کی وجہ سے وہ حلاوت ایمان پا لے گا۔

① اللہ اور اس کا رسول سب چیزوں سے بڑھ کر اس کو محبوب ہو جائیں۔

② کسی آدمی سے صرف اللہ ہی کے لیے وہ محبت کرے۔

③ کفر میں لوٹنا (جبکہ اللہ نے اس کو اس سے بچا لیا ہے) اس کو اس قدر ناگوار ہو جتنا کہ آگ میں پھینکا جانا۔"

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا:

((مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَجِدَ طَعْمَ الْاِيْمَانِ فَلْيُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهٗ اِلَّا لِلّٰهِ))[3]

---

[1] سنن ابی داؤد (۶۰/۵۔ ح۔۴۶۸۱) و صححه الالبانی فی صحیح الجامع (۵۹۶۵)

[2] صحیح بخاری (۶۰/۱۔ ح۔۱۶) و مسلم ۶۶/۱۔ ح ۴۳)

[3] مسند احمد۔۲۹۸/۲۔ کشف الاستار عن زوائد البزار ۵۰/۱۔ ح ۶۳ و قال الہیثمی رواہ احمد والبزار ورجاله ثقات (المجمع ۹۰/۱) و رواہ الحاکم ۱۶۸/۴۔ وقال صحیح الاسناد ولم یخرجاہ واقرہ الذهبی و حسنه الالبانی فی صحیح الجامع (۵۹۵۸)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"جس شخص کو ایمان کا ذائقہ پا لینا پسند ہو' اسے چاہیئے کہ کسی شخص سے محبت صرف اللہ ہی کے لیے کیا کرے۔"

(ہ) اہل خیر (نیک لوگوں) سے' ان کی صلاحیت اور ان کی (ایمان پر) استقامت کی وجہ سے جو ان کے ساتھ محبت کرے گا وہ ان میں شمار ہو گا اور ان کے مراتب تک پہنچ جائے گا اگرچہ اس کا عمل ان جیسا نہ ہی ہو۔

صحیحین میں ہے' ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ کے پاس آکر کہنے لگا: "یا رسول اللہ! اس شخص کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں جو کسی قوم سے محبت کرتا ہے' لیکن ان میں شامل نہیں ہے؟" آپ نے فرمایا:

((اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ)) [1]

"آدمی انہیں میں شمار ہوتا ہے جن سے وہ محبت کرتا ہے۔"

اور صحیحین میں ہی ہے سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: "قیامت کب قائم ہو گی؟" آپ نے فرمایا:

((مَا اَعْدَدْتَ لَهَا))

"تو نے اس کے لیے کیا تیاری کی ہے؟"

اس نے جواب دیا: "میں نماز' روزہ اور صدقہ وغیرہ تو بکثرت ادا نہیں کرتا لیکن اللہ اور اس کے رسول سے محبت ضرور کرتا ہوں۔" تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ))

"تو اس کے ساتھ ہو گا جس سے تو محبت کرتا ہے۔"

سیدنا انس کہتے ہیں ہم کسی چیز سے اتنے خوش نہ ہوئے جتنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے ہوئے کہ ((اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ)) کیونکہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما سے محبت کرتا ہوں۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ میں خاص ان کی محبت کی وجہ سے

---

[1] صحیح البخاری ۱۰/۵۵۷۔ ح۔ ۶۱۶۹ و مسلم ۴/۲۰۳۴۔ ح۔ ۲۶۴۰۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان میں ہی شمار ہوں گا اگرچہ میرے عمل ان جیسے نہیں ہیں۔[1]

اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا یُحِبُّ رَجُلٌ قَوْمًا اِلَّا حُشِرَ مَعَهُمْ))[2]

"آدمی جس قوم سے محبت کرتا ہے اس کا حشر ان کے ساتھ ہی ہو گا۔"

(و) اللہ ہی کے لیے محبت کرنے کا یہ بھی فائدہ ہے کہ اللہ اس آدمی کی عزت کرتا ہے جو صرف اللہ ہی کے لیے کسی بندے سے محبت کرے۔

اور اللہ اس لیے اس کی عزت کرتا ہے کہ وہ شخص ایمان، علم نافع اور عمل صالح اور باقی تمام اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی عزت کرتا ہے۔

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا اَحَبَّ عَبْدٌ عَبْدًا لِلّٰهِ اِلَّا اَكْرَمَهُ اللّٰهُ))[3]

"کوئی بندہ جب کسی دوسرے بندے سے صرف اللہ کی خاطر محبت کرتا ہے تو اللہ اس کی عزت کرتا ہے۔"

(ز) اللہ ہی کے لیے محبت کرنے والوں کے لیے نورانی منبر ہوں گے جن پر انبیاء اور شہداء بھی رشک کناں ہوں گے۔

جیسا کہ اس حدیث میں ہے جسے امام ترمذی رحمہ اللہ نے سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت

---

[1] صحیح البخاری ۴۲/۷۔ ح۔ ۳۶۸۸ و ۵۵۷/۱۰۔ ح۔ ۶۱۷۱ و ۱۳۱/۱۳ ح۔ ۷۱۵۳ و مسلم ۲۰۳۲/۴۔ ح ۲۶۳۹۔ یہ ان دونوں میں متعدد الفاظ سے مروی ہے۔

[2] (المعجم الصغیر للطبرانی ۴۰/۲ وقال المنذری عن اسنادہ جید الترغیب والترہیب (۵۱/۴)

[3] رواہ ابن ابی الدنیا فی کتاب "الاخوان" ص ۱۰۴۔ ح ۔۲۰) والمقدسی فی کتاب المتحابین فی اللہ ص ۲۷۔ ح ۔ ۸) واللفظ لهما، و رواہ احمد فی المسند (۲۵۹/۵) بلفظ الأكرم ربه عزو جل و قال الالبانی عن اسناد الحدیث هذا اسناد شامی جید الصحیحة (۱۲۵۶) و حسنة السیوطی والمناوی۔ فیض القدیر (۴۱۰/۵)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

((اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِی جَلَالِی لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُوْرٍ یَغْبِطُهُمُ النَّبِیُّوْنَ وَالشُّهَدَآءُ)) [1]

"میرے جلال کا احترام کرتے ہوئے جو میرے ہی لیے محبت کرتے تھے، ان کے لیے ایسے نورانی منبر ہیں جن پر انبیاء اور شہداء بھی رشک کناں ہوں گے۔"

اب جبکہ ہم نے اہل خیر کی ہم نشینی کے ثمرات ملاحظہ کر لیے اور ہمارے لیے واضح ہو گیا کہ نیک ساتھی کی ہم نشینی کی وجہ سے ہر لحاظ سے دنیا و آخرت میں نفع ہی نفع ہے تو ہم اس کے مدمقابل (برے ساتھی) کا جائزہ لیتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ اس کی ہم نشینی اور دوستی کس طرح دنیا و آخرت میں فساد اور بدبختی کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔

---

[1] قال الترمذی حدیث حسن صحیح (جامع الترمذی۔ کتاب الزھد باب ماجاء فی الحب فی الله ۴/۵۹۷ ح۔ ۲۳۹۰ و صححه ایضًا الالبانی فی صحیح الجامع (۴۳۱۲)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب چہارم

برے ہم نشیں (دوست) کے نقصانات

برا ساتھی ہر لحاظ سے اپنے ہم نشیں کے لیے نقصان دہ ہے اور دنیا و آخرت میں اس کے لیے نحوست ہے۔ برے ہم نشیں کے ساتھ مل بیٹھنے کے جو نقصانات اور بگاڑ ہیں ان سب کو جمع کرنا ایک مشکل کام ہے لہٰذا ان میں سے چند ایک بیان کیے جاتے ہیں تاکہ عقل مند شخص ان کی ہم نشینی سے کنارہ کش رہے اور اس سے بچ سکے۔

1. برے ہم نشیں کا پہلا نقصان یہ ہے کہ وہ تیرے صحیح اعت[illegible] پیدا کر دے گا بلکہ تجھے ان سے ہٹانے کی کوشش کرے گا۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الصافات میں فرمایا ہے:

﴿ فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ اِنِّيْ كَانَ لِيْ قَرِيْنٌ يَقُوْلُ ءَ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِيْنَ ءَ اِذَا مِتْنَا وَ كُنَّا تُرَابًا وَّ عِظَامًا ءَ اِنَّا لَمَدِيْنُوْنَ ﴾ (الصافات: ۵۰ تا ۵۳)

”پھر وہ ایک دوسرے کی طرف رُخ کر کے سوال (و جواب) کریں گے۔ ایک کہنے والا اُن میں سے کہے گا کہ میرا (ایک ہم نشیں تھا۔ (جو) کہتا تھا بھلا تم بھی (ایسی باتوں کے) باور کرنے والوں میں ہو۔ بھلا جب ہم مر گئے اور مٹی اور ہڈیاں ہو گئے تو کیا ہم کو بدلہ ملے گا۔“

اے میرے بھائی! ابو طالب کی کفر پر وفات کا قصہ سن! اور اس کردار کو بھی ذہن

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں رکھ جو اس کی موت کے وقت برے ہم نشینوں (دوستوں) نے ادا کیا۔

امام بخاری و امام مسلم نے مسیب بن حزن سے بیان کیا ہے کہ:

"جب ابو طالب کو موت آئی تو اس کے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے' اس کے پاس ابو جہل بن ہشام اور عبداللہ بن ابی امیہ بن المغیرہ بھی موجود تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اے میرے چچا جان! لا الہ الا اللہ" کہو۔ یہ ایسا کلمہ ہے کہ میں اس کی بنا پر آپ کے لیے اللہ کے پاس گواہی دے سکوں گا .... ابو جہل اور عبداللہ بن ابی امیہ بولے: "اے ابو طالب! کیا تو عبدالمطلب کے دین سے روگردانی کر جائے گا؟"۔ رسول اکرم ﷺ مسلسل یہ بات دہراتے رہے اور وہ دونوں بھی اپنی بات کہتے رہے۔ حتیٰ کہ آخری بات جو ابو طالب نے کہی وہ یہ تھی کہ "وہ عبدالمطلب کے دین پر (مر رہا) ہے اور "لا الہ الا اللہ" کہنے سے انکار کر دیا۔[1]

میرے بھائی! غور کر! اُن دو برے دوستوں نے کیا کیا؟...... اسے زندگی میں بھی گمراہ کر دیا۔ اور اسے آخر تک چمٹے رہے' یہاں تک کہ جہنم میں پہنچا دیا۔ العیاذ باللہ۔

۲ برا ساتھی اپنے ہم نشیں کو اپنے جیسی حرام کاریوں و برائیوں میں مبتلا کرنے کی دعوت دیتا ہے اور یہی بات وہ اس کے لیے پسند کرتا ہے۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اکثر برے لوگ یہ پسند کرتے ہیں کہ جن برائیوں میں وہ مبتلا ہیں دوسرے لوگ بھی ان میں ان کی موافقت کریں۔ اور جو ان کی موافقت نہیں کرتے ان سے وہ ناراض ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح دنیاوی اور شہوانی امور میں بھی یہی بات پسند کرتے ہیں جو ان کے ساتھ شریک ہو جائیں ان کو داد دیتے ہیں۔ یا تو یہ ایسی باتوں پر معاونت کی وجہ سے جیسا کہ ریاستوں کے مالک سیاستدان لوگ اور ڈاکہ ڈالنے والے (وغیرہ) لوگ کرتے ہیں۔ اور برے کاموں کی موافقت کی وجہ سے بھی جیسا کہ اجتماعی طور پر شراب پینا لہٰذا وہ پسند

---

[1] صحیح البخاری فی مواضع متعددہ و ہذا اللفظ فی (۳/۲۲۲۔ ح ۱۳۶۰) و مسلم ۱/۵۴۔ ح ۲۴۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہیں کہ جو بھی ان کے پاس موجود ہے ان کے ساتھ مل کر شراب پیئے۔ لیکن جو ان کو برا سمجھ کر جدا ہو کر بیٹھا رہے اور نیک بنے' اس سے حسد کرتے ہیں کیونکہ وہ ان سے بلند اخلاق ہو جائے گا اور لوگ اُن کی بجائے اس کی تعریف کریں گے اور اس لیے بھی کہ وہ ان کے خلاف دلیل بن جائے گا اور اس خوف سے بھی کہ وہ ان سے بدلہ لے گا اور یا ارباب حل و عقد تک اس کی بات پہنچائے گا۔ یا اس لیے کہ وہ اس کے احسان و خطرات سے بچ سکیں نیز اس قسم کے اور بھی بہت سے اسباب ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ لَوْيَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ مِنْ بَعْدِ مَاتَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ ﴾ (البقرة: ۲/۱۰۹)

"بہت سے اہل کتاب اپنے دل کی جلن (حسد کی وجہ) سے یہ چاہتے ہیں کہ ایمان لا چکنے کے بعد تم کو پھر کافر بنا دیں حالانکہ اُن پر حق ظاہر ہو چکا ہے۔"

اور منافقین کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿ وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ كَمَا كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ سَوَآءً ﴾ (النساء: ۴/۸۹)

"وہ تو چاہتے ہیں کہ جس طرح وہ خود کافر ہیں (اسی طرح) تم بھی کافر ہو کر (سب کے سب) برابر ہو جاؤ۔"

اور عثمان نے فرمایا ہے:

((وَدَّتِ الزَّانِيَةُ لَوْ زَنَى النِّسَاءُ كُلُّهُنَّ)) [1]

"زانیہ عورت چاہتی ہے کاش کہ تمام عورتیں زنا کرنے لگ جائیں۔"

﴿۳﴾ آدمی قدرتی طور پر اپنے ہم نشیں کی عادات' اخلاق اور اعمال سے متاثر ہوتا ہے۔ اور اس ضمن میں آپ ﷺ کا قول گزر چکا ہے:

((اَلْمَرْءُ عَلٰى دِيْنِ خَلِيْلِهِ فَلْيَنْظُرْ اَحَدُكُمْ مَنْ يُّخَالِلُ))

"یعنی آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے پس تم میں سے ہر کوئی سوچ سمجھ

---

[1] فتاوی شیخ الاسلام: ۲۸/۱۵۰۔۱۵۱۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر کسی کو دوست بنائے۔ جب ہم نشیں برا ہو گا تو آدمی اس سے متاثر ہو گا اور اس کے رنگ میں رنگا جائے گا۔"[1]

کسی اہل علم نے کہا ہے کہ:

"اپنے آپ کو شریر کی ہم نشینی سے بچا کیونکہ تیری طبیعت اس کی طبیعت سے کچھ عادات چرا لے گی اور تجھے پتہ بھی نہ چلے گا۔"[2]

④ یقیناً برے ہم نشیں کو دیکھ لینا معصیت کو یاد کرا دیتا ہے چاہے وہ کھلی ہو یا چھپی۔ اور تو اس سے یہ چیز محسوس کر لے گا۔ لہٰذا وہ برائی، دیکھنے والے کے دل پر اثر کرے گی خواہ وہ اس سے غافل ہو یا کسی وجہ سے لا تعلق بھی ہو۔

جس طرح کہ فرمانبردار شخص کی رویت سے اللہ تعالیٰ یاد آتا ہے اور فرمانبرداری کی توفیق نصیب ہوتی ہے، اسی طرح نافرمان کو دیکھنے سے شیطان یاد آتا ہے اور وہ اسے گناہ کی طرف کھینچ لے جاتا ہے۔

امام راغب اصفہانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"برا ہم نشیں اپنے ساتھی کی عادات کو اپنے قول و فعل سے ہی نہیں بگاڑتا بلکہ صرف اس کی طرف دیکھنے سے ہی عادات بگڑ جاتی ہیں۔ صورتوں کو دیکھنے سے ہی اخلاقی طور پر دلوں پر اثر ہو جاتا ہے کیونکہ منظور الیہ (جس کی طرف دیکھا جاتا ہے) کی تاثیر اس میں کارفرما ہوتی ہے۔ (حوالہ مذکورہ)

⑤ برا ہم نشیں تجھ سے ایسے برے لوگ ملائے گا جن کے ساتھ تعلق رکھنا تجھے نقصان دے گا اور کبھی کبھی وہ لوگ تیرے اس ہم نشیں سے گناہ اور برائی میں کہیں بڑھ کر ہوں گے۔

⑥ برا ہم نشیں تجھ پر تیرے عیب مخفی رکھے گا، اور ان پر پردہ ڈالے گا، تیری

---

[1] فی الثمرة الثانیة من ثمرات مجالسة الصالحین۔

[2] الذریعة الی مکارم الشریعة للراغب الاصفهانی ص ۱۹۳

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غلطیوں کو اچھے انداز میں پیش کرے گا اور گناہ میں مبتلا ہونے کے معاملے کو تیرے دل میں معمولی ظاہر کرے گا نیز اطاعت و فرمانبرداری میں کوتاہی کو معمولی خیال کرے گا۔

(۷) برے ہم نشین کی وجہ سے تو نیک اور اہل خیر لوگوں کی ہم نشینی سے محروم ہو جائے گا۔ کیونکہ اس کے ساتھ مل کر تو شہوات اور لذت بھری چیزوں میں منہمک ہو جائے گا یا وہ تجھے نیک لوگوں کی ہم نشینی سے روکے گا اور بچنے کی تلقین کرے گا۔ یا اس برے دوست کی دوستی کی وجہ سے تو ان سے ہیبت محسوس کرے گا اور جس قدر ان نیک لوگوں سے دور ہوتا جائے گا اسی قدر خیر اور نیکی سے محروم ہوتا جائے گا۔

(۸) جو شخص برے لوگوں کے ساتھ بیٹھتا ہے اس کے کام ان لوگوں کے ساتھ مشابہت رکھتے ہیں اور ان کی برائیوں کی طرح اس کی برائیاں بھی مستقل ہو جاتی ہیں ....لہٰذا یہ اس وجہ سے اپنی سرکشی و انحراف میں بڑھ جاتا اور نیک اعمال میں کوتاہی کرنے میں بھی بڑھتا چلا جاتا ہے اور کم از کم جس ذکر پر بھی ہوتا ہے اس پر خود پسند ہو جاتا ہے اور خود پسندی ایک مہلک بیماری ہے جیسا کہ پیچھے گزر چکا ہے۔[1]

(۹) یقیناً برے لوگوں کی ہم نشینی محرمات اور معاصی سے خالی نہیں جیسا کہ غیبت، چغلی، جھوٹ اور لعن طعن وغیرہ۔

ایسی مجلس میں بیٹھنے والا کبھی تو ان کی موافقت کرے گا اور کبھی ان پر اعتراض کرے گا لیکن جب آدمی ایسی مجلس سے جدا نہیں ہوتا تو وہ آخرکار گناہ میں مبتلا ہو جاتا ہے کیونکہ مسلسل اعتراض (جیسا کہ علماء نے بتایا ہے) کرنے والے کو بالآخر مجلس چھوڑنے کا موجب ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ وَاِذَا رَاَیْتَ الَّذِیْنَ یَخُوْضُوْنَ فِیْٓ اٰیٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰی یَخُوْضُوْا فِیْ حَدِیْثٍ غَیْرِهٖ وَ اِمَّا یُنْسِیَنَّكَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰی مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴾ (الانعام: ۶۸)

---

[1] فی الثمرة الثامنة من ثمرات مجالسة الصالحین۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اور جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو ہماری آیتوں کے بارے میں بے ہودہ بکواس کر رہے ہیں تو اُن سے الگ ہو جاؤ یہاں تک کہ وہ اور باتوں میں مصروف ہو جائیں اور اگر (یہ بات) شیطان تمہیں بھلا دے تو یاد آنے پر ظالم لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھو۔"

دیگر مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيَاتِ اللّٰهِ يُكْفَرُبِهَا وَيُسْتَهْزَأُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ ﴾ (النساء: ۱۴۰/۴)

"اور اللہ نے تم پر اپنی کتاب میں (یہ حکم) نازل فرمایا ہے کہ جب تم کہیں سنو کہ اللہ کی آیتوں کا انکار ہو رہا ہے اور ان کی ہنسی اڑائی جاتی ہے تو جب تک وہ لوگ اور باتیں (نہ) کرنے لگیں اُن کے پاس مت بیٹھو ورنہ تم بھی اُنہی جیسے ہو جاؤ گے۔"

⑩ برے ساتھی کی صحبت اور بھائی چارہ ذرا سی خلاف ورزی اور مصلحت کے برعکس ہونے پر زوال پذیر ہو جاتی ہے۔ بلکہ کبھی ان باتوں کے بغیر بھی نفرت ہو جاتی ہے چنانچہ عبداللہ معتز رحمہ اللہ فرماتے ہیں:[1]

"برے ساتھی تنگی کے وقت بکھر جاتے ہیں اور آسانی کے وقت اکٹھے ہو جاتے ہیں۔"

علی بن داؤد الرقی رحمہ اللہ نے فرمایا:

كُلُّ مَنْ كَانَ لَايُؤَاخِيْكَ فِي اللّٰهِ
فَلَا تَرْجُ اَنْ يَّدُوْمَ اِخَاءُهٗ
اِنَّ خَيْرَ الْاِخْوَانِ مَنْ كَانَ فِي اللّٰهِ

---

[1] کتاب العزلۃ للخطابی ص: ۱۹۴۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَهُ دَامَ وُدُّهُ وَ صِفَاءُهُ [1]

"جو شخص تجھ سے اللہ کے لیے دوستی نہیں کرتا' اس کے بھائی چارہ کے قائم رہنے کی امید نہ رکھ۔ کیونکہ بہترین دوست تو اللہ کے لیے محبت کرنے والے ہوتے ہیں اور ان کی محبت اور دوستی ہمیشہ قائم رہتی ہے۔"

اور ابوالحسن التہامی رحمہ اللہ نے فرمایا:

شَیْئَانِ یَنْقَشِعَانِ اَوَّلَ وَهْلَةٍ
ظِلُّ الشَّبَابِ وَخُلَّةُ الْاَشْرَارِ [2]

"دو چیزیں بہت جلد ختم ہو جاتی ہیں۔ جوانی کا سایہ اور شریروں کی دوستی"۔

کسی حکیم نے اپنی انگوٹھی پر نقش کیا ہوا تھا:

"جو شخص تجھ سے کسی مطلب کے تحت دوستی کرے گا' مقصد پورا ہوتے ہی اس کی دوستی ختم ہو جائے گی۔" [3]

اور امام ابن حبان رحمہ اللہ نے فرمایا:

"عقل مند آدمی شریروں سے دوستی نہیں کرتا کیونکہ برے آدمی کی دوستی آگ کا ٹکڑا ہوتی ہے۔ وہ نفرتوں کے بیج بوتی ہے نہ تو اس کی دوستی پختہ ہوتی ہے اور نہ ہی اس میں ایفائے عہد ہوتا ہے۔ [4]

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے فرمایا: "لوگ جب گناہ اور زیادتی پر ایک دوسرے سے تعاون کریں تو آخرکار ایک دوسرے سے نفرت کرنے لگتے ہیں اگرچہ انہوں نے یہ کام باہم مرضی سے کیا ہو۔"

---

[1] کتاب المتحابین فی اللہ ص ۳۷' رقم: ۲۸۔

[2] دیوان التہامی ص ۳۱۵۔

[3] کتاب العزلہ ص ۱۵۱۔

[4] روضۃ العقلاء ص ۱۰۱۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طاؤس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"اللہ کی رضا کے علاوہ جب بھی کوئی دو آدمی کسی بات پر آپس میں متفق ہوں گے تو تھوڑے ہی عرصہ کے بعد جدا ہو جائیں گے۔ اور جب دوستی دو آدمیوں کی مصلحت کے بغیر قائم ہو گی تو اس کا انجام اور نتیجہ دشمنی ہو گا۔ اگر وہ دوستی اللہ ہی کے لیے ہو گی تو اس میں دونوں کی مصلحت ہو گی .... اس کے برعکس اگر کوئی آدمی کسی دوست کے مطالبہ پر اس کی اعانت کرتا ہے اور اس کی اجازت سے اپنے کسی کام میں مدد حاصل کرنا چاہتا ہے تو یہ ایسی رضامندی ہے جس کا کوئی اعتبار نہیں ہے بلکہ یہ دوستی نفرت، دشمنی اور لعنت پر منتج ہو گی اور ہر ایک دوسرے سے کہے گا:

"اگر تو نہ ہوتا تو میں اکیلا یہ کام کر ہی نہ سکتا تھا لہٰذا میری یہ ہلاکت میری اور تیری وجہ سے ہوئی ہے۔"[1]

⟨11⟩ اگر برے ساتھی کی دوستی دنیا میں ہمیشہ بھی رہے لیکن آخرت میں بہت جلد ٹوٹ جائے گی اور وہ دشمنی اور نفرت میں بدل جائے گی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ اَلْاَخِلَّآءُ یَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِیْنَ ﴾ (الزخرف: ۴۳/۶۷)

"دوست اس روز ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے مگر پرہیز گار (کہ وہ باہم دوست ہی رہیں گے)۔"

دوستی اور ہم نشینی کا عداوت میں بدل جانا اور اختلافات آ جانے کا سبب دوستی کے ایام میں گناہ اور زیادتی پر تعاون کرنا ہے۔"

جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ وَقَالَ اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا مَّوَدَّةَ بَیْنِكُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ثُمَّ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یَكْفُرُ بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ وَّیَلْعَنُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا ﴾ (العنکبوت: ۲۵)

"اور کہا کہ تم جو اللہ کو چھوڑ کر بتوں کو لے بیٹھے ہو تو دنیا کی زندگی میں باہم

---

[1] الفتاوی (۱۵/ ۱۸۲، ۳۹)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوستی کے لیے (مگر) پھر قیامت کے دن ایک دوسرے (کی دوستی) سے انکار کرو گے اور ایک دوسرے پر لعنت بھیجو گے۔"

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"برے دوستوں کا ایک دوسرے کا انکار کرنا اور ایک دوسرے کو لعن طعن کرنا صرف اللہ کی نافرمانی کی وجہ سے نہیں ہو گا بلکہ برے دوستوں کی مشارکت اور معاونت سے جو نقصان ہوا ہو گا اس سے یہ منظر پیدا ہو گا۔"[1]

(۱۲) اکثر گنہگاروں اور فاسقوں کی مجلسوں میں اللہ کا ذکر نہیں ہوتا لہذا یہ مجالس انہی لوگوں پر قیامت کے دن حسرت اور ندامت کا سبب بنیں گی۔

جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

((مَا مِنْ قَوْمٍ يَقُوْمُوْنَ مِنْ مَجْلِسٍ لَمْ يَذْكُرُوا اللّٰهَ تَعَالٰى فِيْهِ اِلَّا قَامُوْا مِنْ مِثْلِ جَيْفَةِ حِمَارٍ وَ كَانَ ذٰلِكَ الْمَجْلِسُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ))[2]

"جو قوم کسی مجلس سے اللہ کا ذکر کیے بغیر اٹھ کھڑی ہو، وہ تو ایسے ہی ہے جس طرح کہ وہ مردہ گدھے کی لاش سے اٹھ کھڑے ہوں اور وہ مجلس قیامت کے دن ان لوگوں پر حسرت ہو گی۔"

(۱۳) یقیناً برے لوگوں کی ہم نشینی میں تضییع اوقات کے سوا اور کچھ ہوتا ہی نہیں .... اور انسان سے قیامت کے دن اس کوتاہی کا ضرور حساب لیا جائے گا۔

(۱۴) برے ساتھی کی وجہ سے تو پہچانا جائے گا اور اس کے ساتھ ہم نشینی کی وجہ سے لوگ تجھے بھی برا سمجھیں گے۔ علی ہذا القیاس برے لوگوں سے میل جول رکھنے والے کے لیے یہ چیز دنیا و آخرت میں نقصان کا باعث ہے۔

---

[1] الفتاوی ۱۵/۱۲۹۔

[2] رواہ ابوداؤد و صحیح اسنادہ النووی (سنن ابی داؤد ۵/۱۸۰۔ ح ۔ ۴۸۵۵) ریاض الصالحین رقم ۸۳۸۔ صحیح الجامع (۵۷۵۰)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الشیخ عبدالرحمن السعدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ شریر لوگوں کی ہم نشینی انسان کے لیے ہر لحاظ سے نقصان کا باعث ہے اور جو کوئی ان سے میل جول رکھے گا اس کے لیے بھی بری ہے، پس بہت سی قومیں اس کے سبب ہلاک ہو گئیں اور کتنے ہی لوگوں کو برے ساتھیوں نے ان کے شعوری یا لاشعوری انداز میں ہلاکت گاہوں میں دھکیل دیا۔[1]

اسی لیے ابوالاسود الدؤلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:۔

اللہ تعالیٰ نے برے لوگوں سے بدتر کوئی مخلوق پیدا نہیں کی[2] لہٰذا اپنی جان کے خیر خواہ کے لیے جو دنیا و آخرت میں اپنی بھلائی چاہتا ہو ایسے لوگوں کے میل جول سے بچنا لازم ہے اور اُسے چاہیئے کہ وہ ان سے انتہائی دور بھاگے اور اس میں قطعاً سستی نہ کرے۔

اس بحث کے آخر پر جب ہم نے نیک ہم نشیں کے اثرات اور برے ساتھی کے نقصانات ملاحظہ کر لیے۔ اب میں تمہارے لیے ہم نشین چننے اور نیک ہم نشین کے انتخاب میں ترغیب دینے کے لیے کچھ نقل کردہ اقوال درج کرتا ہوں۔

---

[1] بهجة قلوب الابرار۔ ح ۔۶۸۔

[2] الشهاب الثاقب في ذم الخليل والصاحب للسيوطي (ص ۳۲)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب پنجم

ہم نشیں (دوست) کا انتخاب اور چناؤ

آپ علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا:

((لَا تُصَاحِبْ اِلَّا مُؤْمِنًا وَلَا یَاْکُلْ طَعَامَكَ اِلَّا تَقِیٌّ)) [1]

"یعنی تو صرف مؤمن شخص کو اپنا ہم نشیں بنا اور تیرا کھانا صرف متقی شخص ہی کھائے۔"

- امام خطابی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے کتاب العزلۃ ص ۱۴۶ میں فرماتے ہیں:

"اس کا معنی یہ ہے کہ تو کھانے کی دعوت صرف پرہیز گار لوگوں کو دیا کر' کیونکہ باہم مل بیٹھ کر کھانے سے الفت پیدا ہوتی ہے اور دلوں میں چاہت بڑھتی ہے لہٰذا بہتر ہے کہ تیرے ملنے جلنے والے اور تجھ سے خصوصی تعلق رکھنے والے صرف اور صرف پرہیز گار لوگ ہی ہوں۔"

- اور لقمان حکیم نے اپنے بیٹے سے فرمایا تھا:

---

[1] رواہ احمد والترمذی و ابوداؤد (مسند احمد ۳۸/۳) جامع الترمذی (۶۰۰/۴۔ ح ۔ ۲۳۹۵) سنن ابی داؤد' ۱۶۷/۵۔ ح ۔ ۴۸۳۲) وحسنہ الترمذی والبغوی (شرح السنۃ ۶۹/۱۳) و ابن مفلح (الاداب الشرعیۃ ۵۶۱/۳)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے کے بعد صرف نیک شخص کو اپنا دوست بنا۔"[1]

اور سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"بیکار اور بے معنی باتیں نہ کیا کر اور اپنے دشمن سے دور رہ اور امین دوست کے علاوہ سب سے احتراز کر اور امین صرف اللہ سے ڈرنے والا اور اس کی اطاعت کرنے والا ہی ہو سکتا ہے اور بدکردار شخص کے ساتھ نہ چل' کیونکہ وہ تجھے بھی بدکردار بنا دے گا۔ اور کسی کو اپنا راز نہ بتا اور صرف اللہ سے ڈرنے والوں سے مشورہ لیا کر۔"[2]

اور آپ نے یہ بھی فرمایا:

"آدمی کو اسلام لانے کے بعد نیک ہم نشیں سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں ملی۔"[3]

اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ بن طالب فرماتے ہیں:

(نیک) ہم نشیں بناؤ کیونکہ وہ دنیا و آخرت میں تیرے لیے ڈھارس ہیں'[4] کیا تم دوزخیوں کے بارے میں نہیں سنتے؟:

﴿ فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِيْنَ وَلَا صَدِيْقٍ حَمِيْمٍ ﴾ (الشعراء: ۱۰۰-۱۰۱)

"تو (آج) نہ کوئی ہمارا سفارش کرنے والا ہے ○ اور نہ گرم جوش دوست۔"

امام غزالی رحمہ اللہ احیاء العلوم ۱۵۹/۲ میں فرماتے ہیں:

جناب عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نے فرمایا:

((جَالِسُوا مَنْ تَذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ رُؤْيَتُهُ وَمَنْ يَزِيْدُ فِيْ عَمَلِكُمْ كَلَامُهُ وَمَنْ يُرَغِّبُكُمْ فِي الْآخِرَةِ عَمَلُهُ))

---

[1] كتاب الاخوان ص ۱۱۰۔ رقم ۲۵۔

[2] العزلة ص: ۱۴۴۔

[3] اتحاف السادة المتقين ۱۳۱/۶۔

[4] احياء علوم الدين (۱۶۰/۲)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اس کی ہم نشینی اختیار کرو' جسے دیکھ کر تمہیں اللہ یاد آ جائے اور جس کی بات تمہارے عمل میں اضافہ کر دے اور جس کے عمل کو دیکھ کر تم کو آخرت کی رغبت پیدا ہو۔"

اور امام حسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"جس نے صرف اللہ کی خاطر بھائی چارے میں اضافہ کیا اللہ تعالیٰ اس کے درجات میں اضافہ فرمائے گا۔[1]

سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"اگر دنیا میں تین چیزیں نہ ہوتیں تو میں زمین کی پشت کی نسبت اس کے پیٹ کو زیادہ محبوب سمجھتا۔(۱) اگر نیک دوست نہ ہوتے یعنی جو لوگ میرے پاس آ کر اچھا اور عمدہ کلام پیش کرتے ہیں (۲) یا میں اللہ کے لیے سجدہ کرتے ہوئے اپنے چہرے کو خاک آلود نہ کرتا۔ (۳) یا اللہ کے راستے میں ایک صبح یا ایک شام نکلنے کا اجر و ثواب نہ ہوتا۔"

اور محمد بن واسع رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"دنیا میں کوئی چیز ایسی نہیں ہے جس سے میں لذت محسوس کروں سوائے نماز باجماعت کے اور سچے اور نیک دوستوں کی ملاقات کے۔"[2]

❁ اور بلال بن سعد رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"تیرا وہ بھائی جو تجھے جب بھی ملے وہ تجھے اللہ کا حصہ (ذکر الٰہی) یاد کرا دے' وہ تیرے اُس بھائی سے بہتر ہے جو تجھے جب بھی ملے' ایک دینار تیرے ہاتھ میں تھما دے۔"[3]

---

[1] المطالب العالیہ ۱۰/۳

[2] الزھد لاحمد ص: ۳۱۳۔

[3] الزھد لابن المبارک: ص ۱۶۷' الحلیۃ :۲۲۵/۵۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ اور کسی دانا شخص سے پوچھا گیا کہ کون سا خزانہ بہتر ہے تو اس نے جواب دیا: "اللہ سے تقویٰ کے بعد نیک بھائی۔"[1]

❁ اور سفیان رحمہ اللہ سے کہا گیا: "عیش کا سامان کیا ہے؟" انہوں نے جواب دیا: "بھائیوں کی ملاقات"۔[2]

❁ اور کسی بزرگ نے فرمایا:

"تمام لوگوں سے عاجز وہ شخص ہے جو دوست تلاش کرنے میں ناکام رہے اور اس سے بھی بڑھ کر عاجز وہ آدمی ہے جو ایسا کوئی دوست ملنے پر اس کو گنوا بیٹھے۔"[3]

❁ اور محمد بن واسع رحمہ اللہ سے کہا گیا:

"دنیا میں کون سا عمل سب سے زیادہ افضل ہے؟" انہوں نے جواب دیا: "دوستوں کی صحبت اور بھائیوں کی وہ گفتگو جو تقوے اور نیکی کے بارے میں ہو، کیونکہ اس وقت آپس کے اختلافات ختم ہو جایا کرتے ہیں۔"[4]

❁ اور مالک بن دینار رحمہ اللہ نے فرمایا:

"تیرا نیک لوگوں کے ساتھ مل کر پتھروں کو منتقل کرنا یہ اس بات سے بہتر ہے کہ تو فاجر لوگوں کے ساتھ مل کر کھجور کا حلوہ کھاتا پھرے۔"[5]

بعد میں آپ نے یہ شعر پڑھا:

وَصَاحِبْ خِيَارَ النَّاسِ تَنْجُ مُسْلِمًا

---

[1] الاخوان: ص ۱۲۳۔ رقم ۶۱۔

[2] روضة العقلاء: ۹۳۔

[3] الاحیاء ۲/۱۸۰۔

[4] الاخوان ص ۱۲۸۔ كتاب المتحابين في الله ص ۳۰۔

[5] تفسير القرطبي ۱۳/۲۷ و هو في روضة العقلاء ص ۱۰۰ بدون البيت۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَصَاحِبُ شِرَارَ النَّاسِ يَوْمًا فَتَنْدَمَا

یعنی نیک لوگوں کی ہم نشینی سے تو مصائب وغیرہ سے بچا رہے گا اور شریر لوگوں کی ہم نشینی سے تو ایک دن میں ذلیل ہو کر شرمسار ہو جائے گا۔ مالک بن دینار رحمہ اللہ کے فرمان میں کھجور کے جس حلوے کا ذکر آیا ہے اس کے متعلق مؤلف کہتے ہیں۔ اس سے مراد حلوے کی وہ قسم ہے جسے کھجوروں میں گھی ملا کر بنایا جاتا ہے۔

❁ اور ہلال الرای رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"محبتوں میں سب سے پختہ وہ ہوتی ہے جو اللہ کے لیے ہو۔"[1]

❁ اور مامون نے فرمایا:

"مال و اولاد کی محبت پر اگر کوئی چیز غالب آ سکتی ہے تو وہ نیک بھائی کی محبت ہے۔"[2]

❁ اور سفیان ثوری رحمہ اللہ یہ شعر پڑھا کرتے تھے:

اِبْلُ الرِّجَالِ اِذَا اَرَدْتَ اِخَاهُمُ
وَتَوَسَّمَنَّ اُمُوْرَهُمْ وَ تَفَقَّدِ!
فَاِذَا وَجَدْتَ اَخَا الْاَمَانَةِ وَالتُّقٰى
فَبِهِ الْيَدَيْنِ قَرِيْرُ عَيْنٍ فَاشْدُدِ[3]

جب تو آدمیوں کے مجمع سے بھائی چارہ اختیار کرنا چاہے تو ان کے امور کی چھان پھٹک کر اور خوب اچھی طرح پڑتال کر لے۔ اور جب تو صاحب امانت اور صاحب تقویٰ دوست پالے تو اس کے ساتھ ہم نشینی اختیار کر لے کیونکہ اسی میں سکون اور آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔

---

[1] تہذیب تاریخ دمشق ص ۴۳۹/۱۔

[2] جنة الرضا فی التسليم لما قدر الله و قضی للغرناطی (۶۸/۳)

[3] الاخوان ص: ۱۱۵۔ روضة العقلاء ص ۱۰۵۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور محمد بن عمران رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَمَا الْمَرْءُ اِلَّا بِاِخْوَانِهِ
كَمَا تَقْبِضُ الْكَفُّ بِالْمِعْصَمِ
وَلَا خَيْرَ فِيْ الْكَفِّ مَقْطُوْعَةٍ
وَلَا خَيْرَ فِي السَّاعِدِ الْاَجْذَمِ

آدمی اپنے بھائیوں کے ساتھ ہی خوبصورت لگتا ہے جس طرح ہتھیلی کلائی کے ساتھ جڑی ہوئی بھلی معلوم ہوتی ہے۔ نہ تو کٹی ہوئی ہتھیلی کسی کام کی ہے اور نہ ہی ٹوٹی ہوئی کلائی میں کوئی خیر و برکت ہے۔[1]

اور کسی شاعر نے یوں کہا ہے، جیسا کہ علامہ قرطبی نے اپنی تفسیر میں بھی نقل فرمایا ہے:

تَجَنَّبْ قَرِيْنَ السُّوْءِ وَاصْرِمْ حِبَالَهُ
فَاِنْ لَّمْ تَجِدْ عَنْهُ مَحِيْصًا فَدَارِهِ
وَاَحْبِبْ حَبِيْبَ الصِّدْقِ وَاحْذَرْ مِرَاءَهُ
تَنَلْ مِنْهُ صَفْوَ الْوُدِّ مَالَمْ تُمَارِهِ

"برے ساتھی سے بچ اور اس کی تمام تدبیریں خاک میں ملا دے اگر بفرض محال تو اس سے نہ بھاگ سکے تو اس کو چھوڑ اور سچے دوست سے محبت کر، اور جھگڑے سے بچا رہ۔ کیونکہ جب تک تو اس سے جھگڑا نہیں کرے گا تجھے سچی محبت حاصل ہوتی رہے گی۔"[2]

ایک اور شاعر نے یوں کہا ہے:

اِصْحَبْ خِيَارَ النَّاسِ اَيْنَ لَقِيْتَهُمْ

---

[1] روضۃ العقلاء: ص ۸۱۔

[2] تفسیر القرطبی ۱۳/۲۶۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خَيْرُ الصَّحَابَةِ مَنْ يَكُوْنُ ظَرِيْفًا
وَالنَّاسُ مِثْلَ دَرَاهِمَ مَيَّزْتَهَا
فَرَاَيْتَ مِنْهَا فِضَّةً وَ زُيُوْفًا

"تو لوگوں کو جہاں بھی ملے' ان میں سے بہتر لوگوں کی ہم نشینی اختیار کر اور بہتر ساتھی وہ ہیں جو عقل مند ہوں۔ دراہم (سکوں) کی طرح لوگوں کی خوب چھان پھٹک کر لے تاکہ کھرے اور کھوٹے الگ الگ ہو جائیں۔"[1]

[1] روضۃ العقلاء ص:۱۰۲۔ تفسیر القرطبی ۳۶/۱۳

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاتمۃ الکتاب

میرے بھائی! .... بھلے عمدہ اور نیک دوستوں کو ضرور اختیار کر اور انہیں کو اپنے دل میں جگہ دے اور ان کے علوم و اخلاق اور اعمال سے فائدہ اٹھا۔ اور ان کی آراء اور مشوروں سے روشنی حاصل کر۔ اور میں تجھے یہ یاد کرانا نہیں بھول سکتا کہ ان دوستوں کی تکالیف اور لغزشوں پر صبر کرتے رہنا' کیونکہ یہ بھی کمی کوتاہی کے پتلے ہیں اور ان کے طور طریقے اور طبیعتیں مختلف ہوتی ہیں' اور اس آیت کو ہمیشہ اپنی نظروں کے سامنے اور اس کو دل کی تختیوں پر محفوظ کرلے۔ فرمان الٰہی ہے:

﴿ وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَ الْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰهُ وَ كَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ﴾ (الکہف: ۲۸)

"اور جو لوگ صبح و شام اپنے پروردگار کو پکارتے اور اس کی خوشنودی کے طالب ہیں اُن کے ساتھ صبر کرتے رہو اور تمہاری نگاہیں اُن میں سے (گزر کر اور طرف) نہ دوڑیں کہ تم آرائش زندگانی دُنیا کے خواستگار (طلب گار) ہو جاؤ اور جس شخص کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا ہے اور وہ اپنی خواہش کی پیروی کرتا ہے اور اس کا کام حد سے بڑھ گیا ہے' اس کا کہنا نہ ماننا۔"

اور اب میں اللہ سے دعا گو ہوں کہ اللہ مجھے اور آپ کو بھی اچھے ہم نشیں (بہترین دوست اور دنیا و آخرت میں ساتھ رہنے والے ساتھی) اختیار کرنے کی توفیق دے' جو

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارے ہاتھ پکڑ کر ہمیں دنیا و آخرت کی سعادتوں کی طرف لے جائیں' اور ہمیں نیک کام کرنے کی توفیق دے اور برائیوں کے ترک کرنے کی طرف مائل کرے اور نیکیوں اور بھلائیوں کے جاری کرنے والے اور برائیوں کو ختم کرنے والے بنا دے اور ہم سب کو اپنی رحمت کے سائے میں جمع فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

نمبر 12962

اخلاق اسلامی
تحریر
سلیم ابوعثمان حبیب احمد

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوست کیسے بنائیں؟

آج کی دنیا میں غریب وہ نہیں کہ جس کے پاس دولت نہیں بلکہ حقیقت میں غریب وہ ہے کہ جس کا اس بھری دنیا میں کوئی مونس، غمگسار اور ہمدرد دوست نہیں۔ مادہ پرستی کی اس دنیا میں مخلص دوست کی تلاش بہت مشکل ہے۔ ایک مسلمان اللہ کیلئے ہی کسی سے دوستی کرتا ہے اور اسی کے لیے دشمنی رکھتا ہے۔ اسی کو عقیدہ الولاء والبراء کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم کسی سے محبت کرتے ہو تو اسکو بتادو کہ میں تم سے اللہ کے لئے محبت کرتا ہوں۔ اس حدیث میں اس بات کی دعوت ہے کہ اللہ کے لئے ہی محبتیں کرنی چاہئیں اور ان کو پھیلانا چاہیئے۔ جب باہم محبتیں نہ ہوں گی تو پھر بغض وعناد، نفرت وکینہ، حسد اور نفاق وانشقاق ہوگا۔ تو ایسے افراد جہاد کرنے کے بھی قابل نہیں رہتے...... اس کتاب میں بتایا گیا ہے کہ:

❁ دوستی کے پاکیزہ رشتہ کو کیسے پروان چڑھایا جا سکتا ہے۔ ❁ ایک مسلمان کا تعلق اپنے مسلمان دوستوں کے ساتھ کس طرح کا ہونا چاہیئے؟ ❁ اچھے اور برے دوست کی پہچان کس طرح کی جائے؟ ❁ نیک دوستوں کی صحبت ومحبت کے نتائج وثمرات اور برے دوستوں کے نقصانات کیا ہیں؟ ❁ دوست کا انتخاب اور چناؤ کس طرح کریں؟ عورتوں کو اپنی سہیلیوں اور مردوں کو اپنے دوستوں کے ساتھ کن مقاصد کے تحت کس طرح کا تعلق قائم کرنا چاہیئے؟ کہ جو اللہ اور اس کے آخری رسول ﷺ کو مطلوب ومقصود ہے، اس سے آگاہی ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے اور اسی بات کو یہ کتاب واضح کرتی ہے۔ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

دار الابلاغ
کتاب وسنت کی اشاعت کا مثالی ادارہ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ